بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا (الفرقان ۵۳)

قادیانی
اور
جھنڈائی خاندان

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ
عبدالرحمٰن میمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کتاب رقم 1168
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور جھنڈائی خاندان

بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا (الفرقان:۵۳)

قادیانی اور جھنڈائی خاندان

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ

تالیف

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

عبدالرحمن میمن

ناشر

مکتبۃ الدعوۃ السلفیۃ

میمن کالونی، میاری ضلع حیدرآباد، سندھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مطبوعات دعوة السلفیہ: ۳۸

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام	قادیانی اور جھنڈائی خاندان بینھما برزخ لا یبغیان۔
مصنف	شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ
اردو ترجمہ	عبدالرحمٰن میمن حفظہ اللہ
مقدمہ	فضیلۃ الشیخ پروفیسر عبدالجبار شاکر حفظہ اللہ
اشاعت اوّل	اگست 2005ء بمطابق ۱۴۲۶ھ
قیمت	
مطبع	الجنت پرنٹنگ پریس کراچی
ناشر	مکتبۃ الدعوۃ السلفیۃ

میمن کالونی مٹیاری سندھ

فون: 0300-3091641-022-2760988

حیدرآباد آفس

متصل مرکزی جامع محمدی مسجد اہل حدیث پکا قلعہ چوک حیدرآباد

فون:2616105-2617608(022) موبائل:03003091641

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر	مضمون	صفحہ
1	فہرست	3
2	کلمۃ الناشر	7
3	حرف اوّل	12
4	مرزا کے دعوے	22
5	مرزا کی دروغ گوئی کی ایک جھلک	26
6	الھامی پیشن گوئی بابت منکوحہ آسمانی	29
7	مرزا کا دعوائے مسیحیت	32
8	پہلی علامت	33
9	دوسری علامت	34
10	تیسری علامت	34
11	الھام اور مکاشفات حجت نہیں	36
12	سندھ میں مرزائیت کی دعوت اسباب وانجام	37
13	علامہ سید محب اللہ شاہ اور مرزائی بہتان	39
14	سندھی رسالہ کی عبارات	40
15	اسماعیل آدم کا خط	42
16	پیر صاحب کا جواب	43
17	نقض اجمالی	44
18	سندھی رسالہ کی عبارات کی حقیقت اور ان کا تفصیلی جواب	46
19	پیر صاحب کا عقیدہ	46
20	نبوت	46

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21	مسیحیت	48
22	امامت	49
23	مہدیت	50
24	سید رشد اللہ شاہ کے عقائد	51
25	ذات باری تعالیٰ کے متعلق ان کا عقیدہ	52
26	ختم نبوت کے متعلق ان کا عقیدہ	52
27	مسیح علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ	52
28	مہدیت کے متعلق ان کا عقیدہ	53
29	امامت کے متعلق ان کا عقیدہ	53
30	اصل روایت کی حقیقت	54
31	اصول روایت	54
32	کذّاب کی تعریف	54
33	وضاع کی تعریف	55
34	احادیث کو قبول کرنے کے متعلق قادیانی فتویٰ	55
35	شہادت پر شہادت	56
36	عبداللہ عرب کی روایت کی فنی تحقیق	57
37	صحیح بخاری کے متعلق مرزا قادیانی کے فرمودات	60
38	نتیجہ	60
39	مرزا صاحب کا قولی فسق	62
40	مرزا صاحب کا فعلی فسق	63
41	اصول درایت	64
42	اعتراض/ جواب	67
43	مرزائی اعتراض	70

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

44	کشف والہام شرعی حجت نہیں	72
45	اصول فقہ کا قاعدہ	73
46	طرفہ تماشا	77
47	الہام کے مرزائی معیار	77
48	معیار اوّل	77
49	معیار دوم	78
50	معیار سوم	79
51	معیار چہارم	80
52	معیار پنجم	80
53	معیار ششم	81
54	معیار ہفتم	81
55	معیار ہشتم	82
56	معیار نہم	82
57	نتیجہ	83
58	معیار دہم	84
59	عکس القضیہ	84
60	روایت اوّل	85
61	طریقہ استدلال/نتیجہ	85
62	طریقہ استدلال	85
63	قیاس جدلی (حاشیہ ①)	85
64	نتیجہ	86
65	روایت دوم	86
66	طریقہ استدلال/نتیجہ	86

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

67	قیاس برہانی (حاشیہ ①)	86
68	روایت سوم	87
69	طریقہ استدلال/نتیجہ	87
70	روایت چہارم	87
71	قیاس خطابی (حاشیہ ①)	87
72	طریقہ استدلال/نتیجہ	88
73	طریقہ استدلال	88
74	نتیجہ	89
75	روایت پنجم	89
76	طریقہ استدلال/نتیجہ	89
77	طریقہ استدلال	89
78	نتیجہ	90
79	طریقہ استدلال/نتیجہ	90
80	روایت ششم	90
81	طریقہ استدلال/نتیجہ	91
82	فریقین کے استدلال کا خلاصہ	91
83	قیاس شعری (حاشیہ ②)	91
84	قیاس سفسطی (حاشیہ ③)	91
85	ایک اور طریقہ	92
86	خلاصۃ المرام	94
87	آخری التماس	95
88	الخاتمہ	96

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمۃ الناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ سَارَ عَلٰى نَهْجِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ . اما بعد!

دنیا کے تمام مذاہب وادیان میں سب سے سچا، نجات، فوز وفلاح والا مذہب صرف ''دین اسلام'' ہی ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

(سورۃ آل عمران: آیت ۸۵)

''جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے گا، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔''

اسلام کی بنیاد قرآن و حدیث پر قائم ہے۔ اس میں عقائد، عبادات، اخلاق اور مخلوق کی بہتری کا ہر حکم موجود ہے۔ اسلام کے ہوتے ہوئے انسان خصوصاً مسلمان کو کسی اور ازم کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔ اس کے اندر قطعی عقائد پہاڑوں سے بھی مضبوط تر ہیں۔ ان قطعی عقائد میں سے ''عقیدۂ ختم نبوت'' بھی ایک ہے۔ یہ عقیدہ روزِ روشن کی طرح عیاں اور واضح ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک و تردد کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔ یعنی نبی اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں اور آپ سے نبوت چھن جانے یا آپ کی شریعت کی موجودگی میں کسی اور شریعت کی احتیاج یا ضرورت محسوس کرے یا اس پر عمل کرے تو امت مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ وہ شخص خارج از اسلام ہے۔ جب تک وہ اس عقیدہ یا نظریہ سے تائب نہیں ہوتا، تب تک وہ مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں۔ اور اگر چند لمحات کے لئے بھی وہ اس عقیدہ کو اختیار کرتا ہے یا اس کے ذہن میں شک و تردد واقع ہوتا ہے تو بھی اس کو اپنے ایمان کی تجدید کرنی پڑے گی۔ کیونکہ قرآن مجید نے آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا کلی حکم صادر فرما دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(سورۃ الاحزاب : آیت ۴۰)

''(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں۔ لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے''

قرآن مجید کی طرح ذخیرہ احادیث بھی آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی شاہدی دیتی ہیں۔

ا۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ۔

(ترمذی، کتاب الرؤیا، باب النبوۃ مسند احمد، مرویات انس بن مالک)

''رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی نبی''۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتاً فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ، اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ : هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ ؛ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ''

(صحیح البخاری کتاب المناقب : باب خاتم النبیین : ۷۴۴)

''میری اور مجھ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے۔ مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہوچکی۔ اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پر کرنے کے لئے کوئی آئے)

اسی مضمون کی کچھ احادیث، مسلم، کتاب الفضائل، باب خاتم النبیین میں ہیں۔ جن میں ایک حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَجِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَآءَ.

''پس میں آیا اور میں نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم کر دیا۔''

یہی حدیث انہی الفاظ سے ترمذی کتاب المناقب باب فضل النبی اور کتاب الادب باب الامثال میں بھی ہے۔ مسند ابو داؤد طیالسی میں یہ حدیث جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے جس کے آخری الفاظ ہیں۔

خُتِمَ بِیَ الْاَنْبِيَآءُ

''میرے ذریعے سے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم کیا گیا''

مندرجہ بالا مضمون سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی ظلی یا بروزی نبی یا رسول کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر کوئی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے گا بھی تو فرمان نبوی کے مطابق وہ کذّاب و دجال ہوگا، بلکہ وہ واجب القتل ہے۔ یہی سبب ہے کہ خلیفہ اول نے اپنے دور میں نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اور اس کے بعد بھی کئی لوگوں نے نبوت و محدیت کا دعویٰ کیا، لیکن ان کو منہ کی کھانی پڑی اور جلد ہی ان کی وہ تحریک صفِ ہستی سے مٹ گئی۔ اسی سلسلہ یعنی انکارِ نبوت کی ایک تحریک فرنگی ایما پر ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے شروع کی اور انگریز کے اشارہ پر یہ فتنہ پروان چڑھا۔ لیکن الحمد للہ! علماء حق نے تحریر و تقریر کے ذریعے اس فتنہ کا مردانہ وار مقابلہ کیا، لوگوں کو اس دجال قادیان کی چالوں سے آگاہ کیا، اس کی فریب کاریاں اور کذب و تضاد بیانیاں لوگوں کے سامنے بیان کیں اور مرزا کے اعلان نبوت کے حقیقت کی نقاب کشائی کی۔ آخر نتیجہ ایں جا رسید کے جماعت اہل حدیث کے مرد مجاہد فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ سے مباہلہ میں صادق و کاذب کے فیصلہ کے مطابق مرزا ہیضہ کی موت مرے۔ لیکن اس کے جانشینوں نے جن کو انگریز سرکار کی آشیرواد حاصل تھی، جھوٹے پروپیگنڈوں کے ذریعے اہل اسلام کو بد نام کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اور آئے دن کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہے۔ ایسا ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شوشہ انہوں نے سندھ کے علمی خانوادہ راشدی خاندان کے متعلق چھوڑا کہ انہوں نے مرزا کے نبوت کی تصدیق کی ہے اور مرزا کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اس بات کا علم جب راشدی خاندان کو ہوا تو سب سے پہلے سید احسان اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا دین محمد وفائی رحمۃ اللہ علیہ کے زیرادارت نکلنے والے رسالہ ''توحید'' میں اس حقیقت کو بے نقاب کیا اور ثابت کیا کہ راشدی خاندان کے کسی بھی فرد نے مرزا کی بیعت نہیں کی۔ بلکہ دیگر اہلِ اسلام کی طرح اس کو دجال اور کاذب جانتے ہیں۔ یہیں تک بس نہیں ہوئی، بلکہ وقتاً فوقتاً قادیانیوں نے سندھ میں اپنا جال بچھانے کیلئے اس خاندان کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ اور میڈیا کے ذریعے اس کا پروپیگنڈہ کرنا شروع کیا۔ جس کی تردید میں علامہ سیّد محبّ اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ سیّد بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریروں میں قادیانی پروپیگنڈہ اور کذب بیانی کا پردہ چاک کیا۔

یہ کتاب ''قادیانی اور جھنڈائی خاندان **بینھما برزخ لایبغیان**'' اسی سلسلہ میں علامہ سیّد بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ کے جنبش قلم سے منظرِشہود پر آئی۔ یہ کتاب سندھی زبان میں تھی جس کی افادیت اور دلائل کی جامعیت کے پیشِ نظر راقم الحروف نے اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے تاکہ ہمارا اردوداں طبقہ بھی اس سے مستفید ہوسکے۔ اس کتاب میں مرزا کی دروغ گوئی اور تضاد بیانیاں اس کی تحریروں سے بیان کی گئی ہے اور راشدی خاندان کے متعلق وضع کردہ اس کہانی کی تاریخی حیثیت کو عقل ونقل کے ذریعے واضع کیا گیا ہے۔ اور مرزا کے متعلق امت مسلمہ کے فیصلے کی حمایت کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اور حق و باطل کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا راشدی خاندان اور قادیانی، عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔ اس کتاب کو منظر عام پر لانے کا مقصد یہی ہے کہ اس وقت ہمارے ملک میں قادیانی اور آغا خانی اپنے ان آقاؤں یعنی یہود و نصاریٰ کے ایماء پر پھر سرگرم عمل ہوگئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پھر پرانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راگ الاپ کر سندھ کے سادہ لوح عوام کو ورغلا کر اپنا ہمنوا بنالیں۔ یہ لوگ اپنے عزائم کی تکمیل کیلئے جس طرح پریس اور الیکٹرانک میڈیا پر حاوی ہو کر سوادِ اعظم کے عقائد و افکار پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں ہر مسلمان کا فرض کہ ان کی چالوں کو سمجھے اور اپنے دین و ایمان کا دفاع کرے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور باطل عقائد و نظریات اور اسلام دشمن تحریکوں کے جال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

میں محترم پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود راقم کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے کتاب پر ایک جامع اور علمی مقدمہ تحریر فرمایا (جزاہ اللہ خیراً)۔

آخر میں ان تمام احباب خصوصاً شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ورثاء کا شکر گذار ہوں جنہوں نے دامے درمے سخنے تعاون فرمایا اور ادارہ کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزا.

والسلام

عبد الرحمٰن میمن

خادم العلم والعلماء

مدیر

مکتبۃ الدّعوۃ السّلفیّۃ

میمن کالونی ٹمیاری۔ سندھ

10 جولائی 2005ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

انسانی رشد و ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو طرح کے وسائل عطا کیے ہیں۔ ان میں سے ایک تو وحی الٰہی ہے جو آسمانی کتابوں اور صحائف کی شکل میں جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے بھیجی گئی اور دوسرے وہ انبیاء و رسل علیہم السلام ہیں، جو آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک مبعوث کیے گئے۔ یوں آدم علیہ السلام اس کائنات کے پہلے انسان بھی ہیں اور پہلے نبی ہونے کا شرف بھی رکھتے ہیں۔ یہ قافلہ نبوت و رسالت چھٹی صدی عیسوی کے اختتام پر اپنی آخری اور حتمی منزل تک پہنچ گیا تو آسمان سے آخری وحی اور قرآن مجید کے اختتام پر یہ آیت مبارک نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳)

''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت بھی تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔''

قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے دین و شریعت کی تکمیل ہو گئی اور اب قیامت تک کے لیے نبوت و رسالت اور وحی کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری تو اس کے متن کے دعوے کے مطابق خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ اٹھائی اور تاریخ گواہ ہے کہ الحمد سے والناس تک اس کی کسی ایک آیت کے بارے میں کوئی شک موجود نہیں۔ جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامۂ نبوت و رسالت کا تعلق ہے، اسے محدثین نے کمال ثقاہت، عقیدت، مسئولیت اور تحقیق سے یوں جمع کر دیا ہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اقوال، افعال، اعمال اور احوال کے بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں۔ روایت و درایت سے متعلقہ علوم نے ذخیرہ حدیث کو انسانی اور کائناتی علوم میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ معتبر اور مستند بنا دیا ہے۔ انہی پر دو سرچشمہ ہائے ہدایت سے انسان کی ایمانی اور اخلاقی زندگی کی نشو نما اور بالیدگی وابستہ ہے۔ قرآن مجید نے نبوت و رسالت کے جو فرائض اور ذمہ داریاں گنوائی ہیں، وہ تینوں فرائض یعنی تلاوت آیات، تزکیۂ نفوس اور تعلیم کتاب و حکمت آپ ﷺ نے کمال ذمہ داری سے یوں ادا فرمائے کہ آپ کی ذات گرامی کو اسوۂ حسنہ اور رحمت اللعالمین قرار دیا گیا۔

سورۂ مائدہ کی مذکورہ آیت اپنے مضمون، مفہوم اور عمل کے لحاظ سے ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے مگر قرآن مجید نے سورۂ احزاب میں اسے حتمی اور قطعی دلالت کے ساتھ یوں واضح فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب: ۴۰)

''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

تاریخ انبیاء کا یہ ایک مستقل وصف رہا ہے کہ ہر عہد کا نبی اپنے بعد کے آنے والوں کے لیے نوید و بشارت دیتا رہا ہے۔ یہ امتیاز تو صرف رسول کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کو حاصل ہے کہ سابقہ صحفِ سماوی میں بیسیوں مقامات پر اس آخری آنے والے نبی محترم اور رسول مکرم کی آمد کی بشارات بہت واضح الفاظ میں دی گئی ہیں، جن پر گنجینۂ سیرت میں مستقل کتابیں موجود ہیں۔ چھٹی صدی عیسوی کے اواخر اور ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں جب کاروانِ نبوت کا آخری حدی خواں فرائض رسالت کی ادائیگی کو درجۂ کمال پر پیش کر رہا تھا تو اس ذاتِ محترم نے بیسیوں مواقع پر یہ واضح کیا کہ اب میرے بعد کسی نبی اور رسول کی آمد کی گنجائش نہیں ہے۔ دین و شریعت کی تکمیل اور معراج کے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقاضے اور شرائط ہو سکتی تھیں، ان سب کو کما حقہ نہ صرف پیش کیا گیا بلکہ علم وعمل کے ذریعے قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا گیا۔ یہی باعث ہے کہ یہودیوں کی سازشوں کے نتیجے میں زندہ آسمان پر اٹھائے جانے والے مسیح علیہ السلام بھی اگر دوبارہ دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر نازل ہوں گے تو ایک مستقل نبی کے بجائے حضور ﷺ کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ اس نزولِ ثانی پر آپ کی شادی بھی ہوگی۔ بیوی بچوں میں کچھ زندگی گزارنے کے بعد اپنی طبعی موت کا ذائقہ چکھیں گے اور رسول اللہ ﷺ کی آخری آرام گاہ کے ساتھ دفن ہوں گے۔ صحیح احادیث میں عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی مستند تفصیلات موجود ہیں۔ یہی باعث ہے کہ دین وشریعت کی تکمیل اور حفاظت کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔ اس قدر واضح اور دوٹوک استدلال کے بعد کسی شخص کا دعوائے نبوت محض کذب و دروغ گوئی کی ایک مثال ہو سکتی ہے یا پھر کسی شخص کی ذہنی نفسیات کی کج رویوں کا مرقعِ عبرت قرار دیا جا سکتا ہے۔

تاریخ کی اس ستم ظریفی کا مطالعہ کیجیے کہ حضور ختمی مرتبت ﷺ کے بعد گزشتہ صدیوں میں بعض کذابوں اور دجالوں نے اپنے کذب و افترا کے اظہار کے لیے مختلف دعوے کیے ہیں، جن میں سے بعض ستم ظریفوں نے خدائی تک کے دعوے کیے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ خدائی کا ایسا دعویٰ کرنے والوں میں بابک خرمی (بغداد)، الحاکم فاطمی خلیفہ (قاہرہ)، سکون بن ناطق (قاہرہ)، ابوعبیداللہ بن شباش (ممیر)، ابوالحسن علی بن حسن شیم (بغداد)، رشید الدین ابوالحشر سنان (شام) اور مرزا غلام احمد (قادیان) شامل ہیں۔ دعوائے نبوت کے دروغ گو اور کاذبین کی تعداد سینتیس (۳۷) ہے۔ جن میں سب سے پہلے صاف بن صیاد نے ۲ھ میں مدینہ منورہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ جس کے بعد ۶ھ میں یمن میں اسود بن کعب نے ۸ھ میں خیبر میں طلیحہ بن خویلد اسدی نے، ۱۰ھ میں یمامہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مسیلمہ بن کبیر نے اور علیٰ ہذا القیاس ۱۸۹۱ء میں قادیان میں مرزا غلام احمد نے نبوت و رسالت کے قلعے میں نقب لگائی۔ مرزا غلام احمد کے بعد بھی گیارہ افراد نے امریکہ، افریقہ، یورپ اور ایشیاء میں نبوت و رسالت کے باطل دعوے پیش کیے ہیں۔ اس طرز کے دعوے کرنے والوں میں ایک گروہ وہ بھی ہے جس نے عیسیٰ مسیح کے حوالے سے موعودیت کا دعویٰ کیا ہے، ایسے کذابوں کی تعداد پندرہ ہے، جن میں سے حرب بن عبداللہ پہلا شخص ہے جس نے بغداد میں ۱۳۸ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایسا دعویٰ کرنے والوں میں مرزا غلام احمد بھی شامل ہے۔ ۱۹۲۴ء میں راولپنڈی کے ایک شخص فضل احمد چنگا نے بھی یہ باطل دعویٰ کیا ہے۔ جہاں تک مہدویت کے دعووں کا تعلق ہے تو اس دعوے میں ایک کثیر تعداد خود بھی گمراہ رہی ہے اور انہوں نے دوسروں کو بھی حد درجہ گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس دعوے سے میں بھی برابر کے شریک دکھائی دیتے ہیں۔ کچھ پاگلوں نے مظہر خدا ہونے کی ہانک لگائی ہے اور تاریخ میں اس نوعیت کے اس کاذبوں کا تذکرہ محفوظ اور موجود ہے۔ مظہریت خدا کی اس صف میں بھی مرزا غلام احمد اپنی مسند بچھائے دکھائی دیتے ہیں۔ یوں تاریخ انسانیت میں یہ ''اعزاز'' صرف برصغیر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے کہ وہ بیک وقت مظہر خدا، مظہر انبیاء، نبوت، رسالت، مثیل مسیح، ظلّی نبوت، بروزی نبوت، مامور من اللہ، مجدد، مہدی، مظہر حضرت علی رضی اللہ عنہ، مظہر حسن رضی اللہ عنہ، مظہر حسین رضی اللہ عنہ، یہاں تک کرشن کے اوتار ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ صرف بدھ، پارسی، سکھ اور کنفیوشس کے حوالے سے انہوں نے کوئی دعویٰ کرنے میں احتراز کی پالیسی اختیار کی ہے۔ یوں قادیانیت اور بہائیت میں باطل دعاوی کی ایک دوڑ دکھائی دیتی ہے اور ہمیں تحقیقی طور پر یہ تسلیم ہے کہ باطل دعاوی کا وہ ریکارڈ جو مرزا غلام احمد نے قائم کیا ہے، اسے ابھی تک کوئی مات نہیں دے سکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ایں شرِّ ''از تو آید و مفتریاں'' چنیں کنند۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے باطل دعاوی کا یہ سفر مارچ ۱۸۸۲ء میں شروع کیا۔اس سال انہوں نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر مختلف زینے طے کرتے ہوئے ۱۹۰۱ء میں نبوت کی مطلوبہ منزل تک پہنچ گئے۔ان کے یہ دعوے اس نوعیت سے آگے بڑھ کر اس گستاخانہ حد کو چھو گئے کہ انہوں نے (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ) افضل الرسل ہونے کا دعویٰ بھی کر ڈالا اور اس کی دلیل یوں فراہم کی کہ حضور ﷺ کو تین ہزار معجزے دکھائے گئے ① لیکن انہیں دس لاکھ معجزوں سے نوازا گیا۔②

آنجہانی مرزا غلام احمد کی شخصیت، علمی کارناموں اور سیرت و کردار کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص نبوت تو کجا انہیں ایک اچھا انسان ثابت کرنے میں بھی ناکام دکھائی دے گا، تو آخر برصغیر میں ایسے ایک فتنے کو وجود میں لانے کے کیا اسباب اور محرکات ہو سکتے ہیں، یہ ایک ایسا سوال ہے، جس کا تاریخی تناظر میں جواب فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔

برصغیر میں مغلیہ سلطنت کا زوال اورنگ زیب عالمگیر سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا، میرے نزدیک سات سمندر پار سے جو ملٹی نیشنل کمپنی ''ایسٹ انڈیا کمپنی'' کے نام سے تجارت کے لبادے میں یہاں داخل ہوئی وہ بالآخر مغل شہزادوں کی عیش پرستی اور آرام کوشی، ابوالفضل اور فیضی کے وحدت ادیان کے پرچار اور طوائف الملوکی کے بڑھتے ہوئے روز افزوں اثرات کے باعث یہاں کا بہ تدریج سیاسی اقتدار سنبھالنے میں کامیاب ہوگئی۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

ایسٹ انڈیا کمپنی کے برطانوی گماشتوں نے اقتدار کی زمام کار مسلمانوں کے

① بحوالہ تحفہ گولڑویہ ص:۴۰ ② بحوالہ براہین احمدیہ ص:۵۰۔۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں سے چھینی تھی، اس لیے وہ ہندوؤں اور دوسری اقوام کے مقابلے میں ہمیشہ انہیں اپنا حریف اور دشمن تصور کرتے رہے۔ خود مسلمان بھی اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود اپنے دینی عقائد اور کتاب وسنت کی تعلیمات کے باوصف برطانوی حکمرانوں کی غلامی کو دیر تک قبول نہ کر سکے۔ اس ذہنی بغاوت اور قلبی اضطراب نے ان کے دل میں برطانوی سامراج کے خلاف ایک نفرت اور تعصب کی فضا قائم کر رکھی تھی۔ سامراج کے خلاف یہ نفرت جذبہ جہاد کے فطری اسباب اختیار کرتی چلی گئی۔ اس کا ایک بھرپور اظہار ۱۸۳۱ء میں بالاکوٹ کے میدان میں ہوا۔ پھر ۱۸۵۷ء میں دہلی جنگ آزادی کا مرکز بن گیا۔ پنجاب، بنگال اور کئی دوسرے صوبے آزادی کی ان تحریکوں کے جہادی مراکز بن گئے۔ ۱۸۶۵ء میں مجاہدین پر پٹنہ میں مقدمات چلائے گئے۔ آزادی کے متوالوں اور استخلاصِ وطن کے دیوانوں کو پھانسیاں دی گئیں اور بہت سے حضرات کو عمر قید بہ عبور دریائے شور کی سزا سنا کر جزائر انڈیمان میں بھجوا دیا گیا۔ مگر جذبۂ جہاد کی لہروں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ برطانوی سامراجی حکمرانوں کے ذہن میں ایک تجویز نے انگڑائی لی کہ کیوں نہ مسلمانوں کی صفوں میں ایک ایسا آدمی تلاش کیا جائی جو تنسیخ جہاد کے لیے کام کرے ان کی حکمرانی کے لیے آسانیاں پیدا کر دے۔ اس مقصد کے لیے برطانوی سنٹرل انٹیلی جنس نے چار مختلف لوگوں پر اپنے داؤ آزمائے۔ ان میں سے بدنصیبی صرف مرزا غلام احمد کے حصے میں آئی اور سرکاری رپورٹوں میں انہیں اس مقصد کے لئے فٹ قرار دیا گیا۔ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک مرزا غلام احمد ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ایک معمولی تنخواہ پر کلرک تھے۔ کلرکی سے نبوت تک کا یہ سفر برطانوی انٹیلی جنس کے کمالات میں سے ایک ہے۔ اسی ملازمت کے دوران مرزا موصوف کا تعلق پادری شلیمر اور پادری بلٹر سے ہوا۔ سیالکوٹ اور قادیان کی آمد و رفت میں مرزا موصوف کے ان سے تعلقات بڑھتے رہے۔ ان ہر دو حضرات نے اسے حصار نبوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نقب لگانے کے لیے تیار کرلیا۔ برطانوی حکمرانوں کو پنجاب سے مسیلمہ مل گیا مگر مسلمانوں کی تقدیر کہ انہیں کوئی صدیق رضی اللہ عنہ یا خالد رضی اللہ عنہ نہ مل سکا۔

تاریخ نبوت کا مطالعہ کریں تو ایک عجیب حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ہر عہد میں انبیاء علیہم السلام نے اپنے زمانے کے طاغوت کا مقابلہ کیا مگر یہ واحد نبوت ہے جس نے اپنے عہد کے طاغوت کی نہ صرف حمایت کی بلکہ اس کی خدمت کو لازمۂ دین بنالیا۔ مرزا موصوف نے برطانوی استعمار کی حمایت میں تحریر وتقریر کے انبار لگادیے۔ تنسیخ جہاد کے موضوع پر مرزا موصوف نے نظم ونثر میں کیا کیا کمالات دکھائے، ان جواہر پاروں سے ان کی کتابیں اٹی پڑی ہیں۔ مگر اللہ کی شان دیکھیے کہ اسی دور میں مراکش سے ملائشیا تک امت مسلمہ سامراج کے استبداد اور ظلم سے نجات حاصل کرنے کے لیے کفن بردوش مجاہدانہ سرگرمیوں میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جدوجہد کے نتیجے میں آزادی جیسی نعمت عطا کی اور آج دنیا کے نقشے پر عالم اسلام کے درجنوں ممالک اور ریاستیں اپنا مستقل وجود رکھتی ہیں۔ یوں مرزائیت کا تنسیخ جہاد کا پروگرام دھرے کا دھرا رہ گیا۔ یہ نبوت کاذبہ تنسیخ جہاد کے پروگرام اور مشن میں ایک تاریخ ساز شکست سے دوچار ہوئی۔ اس خانہ ساز نبوت کے کذب ودروغ میں یہی ایک دلیل کافی ہے۔

نبی اور رسول کی شخصیت پاکیزگی اور طہارت کا نمونہ ہوتی ہے۔ اس کی گفتگو پاکیزگی، شگفتگی اور عمدگی کا اعلیٰ معیار پیش کرتی ہے۔ مگر مرزا موصوف کی تحریروں اور گفتگو میں جو ناپاکی ملتی ہے۔ وہ نبوت تو کجا کسی ادنیٰ انسان سے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ان کی تحریروں میں اپنے معاصر علما اور اکابرین پر تضحیک واستہزا کو تو خیر چھوڑیے خود انبیاء علیہم السلام کے بارے میں کیا گوہر فشانی کرتے ہیں اس کا ایک نمونہ دیکھیے۔ تصور کیجیے کہ جس شخص کے قلم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی، کبابی، اپنی بغل میں کنجریوں کو رکھنے والا، اور ان کی تین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دادیوں اور تین نانیوں کو زنا کار لکھا ہو اور انہیں کے خون سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ظہور پذیر لکھا ہو، ایسے شخص کو نبوت اور مجددیت سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ①

قادیانیت کا لٹریچر جھوٹ اور کذب و افترا کا ایک پلندہ ہے۔ یہ تحریریں تضادات سے بھری ہوئی ہیں۔ ان میں زبان و بیان اور نفاستِ اسلوب کا کیا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ یہ اپنے مخالفین کو گالیاں دینے اور انہیں برے سے برے القابات سے یاد رکھنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یہی باعث ہے کہ علمائے حق نے ابتداء سے ہی اس فتنے کو جان لیا اور اس کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ قادیانیت کے کفر پر پہلا فتویٰ مولانا محمد حسین بٹالوی نے تحریر کیا جس پر برصغیر کے مختلف مسالک کے دوسو علمائے کرام نے دستخط کر کے اجماع امت کا نقطۂ نظر کا واضح اظہار کر دیا۔ مناظرِ اسلام اور فاتح قادیاں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے پے در پے مناظروں سے مرزائیت کے کذب اور دروغ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ انہوں نے قادیانیت کے خلاف بہت سی کتابیں لکھیں جس میں اس خانہ زاد نبوت کی ہر پہلو سے تردید کی۔ اس سلسلے میں جو مباہلے ہوئے ان میں مولانا عبدالحق غزنوی اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ تاریخی مباہلے ہوئے۔ مباہلے کی تاریخی روایت میں فریقین اس امر کا واضح اعلان کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔ مرزا غلام احمد ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے مگر مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اس کے چالیس سال بعد تک زندہ رہے۔ متکلم اسلام مولانا محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۵۰ء میں ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے ذریعے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ خدا کا شکر ہے کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے بالاتفاق انہیں اقلیت قرار دے کر انہیں غیر مسلم ٹھہرایا۔

مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت کا ذبہ کے دوران برصغیر کے مختلف علماء اور مشائخ

① ملاحظہ ہو، ضمیمہ انجام ص: ۷، کشتی نوح ص: ۱۲۴ اور نور القرآن: ۴۰/۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی تعلق پیدا کیا۔ اس سلسلے میں سندھ کے راشدی خاندان کے عظیم جھنڈائی مشائخ سے بھی تعلق خاطر پیدا کیا۔ سید رشید الدین شاہ، سید احسان اللہ شاہ، سید محب اللہ شاہ اور سید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہم نے بروقت اس فتنے کو محسوس کیا۔ جھنڈائی خاندان کے ان علماء اور مشائخ نے مرزا کے الہامات اور مکاشفات کا پول کھول دیا۔ محترم بدیع الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام تفصیلات کو اپنی سندھی زبان میں لکھی گئی ایک تصنیف میں پیش کیا۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن میمن صاحب نے اس مفید اور تحقیقی تصنیف کا رواں، سادہ اور سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کتاب کے مطالعے سے قادیانیت کے زہریلے جھوٹے اور مکارانہ پروپیگنڈے کا طلسم پاش پاش ہوجاتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مختصر تحریر بھی قادیانیت کے تابوت میں ایک اور کیل ٹھوکنے کی کامیاب کوشش ہے۔ قادیانی فتنے کی مرکزی آماجگاہ اب لندن میں محصور اور پناہ گزیں ہے۔ یہ فتنہ اب دم توڑ رہا ہے۔ قادیانیت کے دائرے میں جو کسی معاشرتی مجبوری، نفسیاتی کوتاہی یا کم علمی کے باعث شریک ہوگیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ طلیحہ اسدی کی طرح انہیں راہ راست پر آنے کی ہدایت دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس تحریر کو قبولیت بخشے اور اس کے مصنف اور مترجم کو جزائے خیر دے۔

آمین یارب العالمین۔

۱۷ /اگست ۲۰۰۵ء

پروفیسر عبدالجبار شاکر

ڈائریکٹر بیت الحکمت، لاہور

کتاب رقم ____
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد!

ناظرین کرام! اہل اسلام کا متفقہ علیہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آنے کے بعد نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا۔ اس پر بھی اجماع اور اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر اٹھادیئے گئے ہیں اور اس وقت وہاں زندہ ہیں اور کسی وقت زمین پر اتریں گے اور دین محمدی ﷺ کی اشاعت فرمائیں گے اور شادی کریں گے اور آپ علیہ السلام کو اولاد ہوگی اور حج کریں گے۔ بالآخر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کے بعد مختلف زمانوں میں ایسے مکّار اور شاطر لوگ پیدا ہوتے رہے، جنہوں نے نبوت کی دعویٰ کی اور اپنی (جھوٹی) نبوت کو ثابت کرنے کے لئے مختلف قسم کے حیلے بہانے اور فریب کاریاں کرنے لگے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی منشا اور مشیت کے مطابق اہلِ حق ہمیشہ ان مکّاروں کا مقابلہ کرتے رہے، جن کی مساعی حمیدہ کی وجہ سے ہمیشہ حق غالب رہا۔ ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون.

تیرہویں صدی ہجری میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے پیدا ہوا، جو دجل وفریب میں سب سے سبقت لے گیا۔

ع آخر آمد بود فخر الاولین

اس نے مختلف قسم کے دعوے کیے اور خود کو الہامات اور مکاشفات کا صاحب کہلانے لگا اور دیگر مسائل کی طرح عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں بھی اہلِ اسلام کے خلاف میدان میں آ گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے ختم نبوت کا انکار کیا۔ جب علمائے حق نے اس عقیدہ کو اہل اسلام کے عقیدہ کے خلاف قرار دیا تو اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاویلات کا سہارا لینا شروع کیا اور مختلف قسم کے بہانے تراشنے لگا۔ مثلاً کہنے لگا کہ ختم نبوت سے شرعی نبوت اور اجراء سے ظلی اور بروزی نبی مراد ہے...... وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے مسئلے کے بارے میں وہ صاف لکھتا ہے:

''سچ ہے کہ مسیح اپنی وطن گلیل میں جا کر فوت ہوگیا، لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہوگا۔''[1]

جن آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ﷺ سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر اترنے کا عقیدہ اظہر من الشمس ہے ان کے بارے میں بھی اسی طرح تاویلات کا سہارا تلاش کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اس سے مراد مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کا مثیل ہے نہ کہ بعینہ ان کی ذات!

مرزا کے دعوے

ذیل میں مرزا صاحب کے چند دعوے بمعہ حوالجات کے نقل کئے جاتے ہیں:

۱- ''وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔''[2]

مرزا صاحب شاعر بھی تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

ایں کہ منم بحسب بشارات آدم،
عیسیٰ کجا است تا بنہد پاء بمبرم[3]

آنجہانی مرزا کا الہام بھی ذکر کیا جاتا ہے:

''اور مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ انت اشد مناسبة بعيسى بن مريم واشبه الناس به خلقا وخلقا وزمانا.''[4]

۲- ''میں امام زمانہ ہوں۔''[5]

۳- ''مہدی کی حدیثیں سب ناقابل اعتبار اور قرآن کے خلاف ہیں۔

---

[1] ازالہ اوہام: ۴۷۳   [2] حقیقۃ الوحی: ۱۹۴
[3] ازالہ اوہام: ۱۵۸ طبع اول - ۶۷ طبع دوم   [4] ازالہ اوہام: ۱۵۴-۱۹۰
[5] ضرورۃ الامام: ۲۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں اگر صحیح حدیث ہے تو یہی ہے کہ:

لامهدی الا عیسیٰ [1]

''عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی نہیں۔''

چونکہ مرزا صاحب بقول خود مسیح موعود ہیں تو امام مہدی بھی ہوئے اور رسالہ فیصلہ آسمانی ص ۱۱۰ میں بھی مہدیت کی دعویٰ کی تصحیح ہوئی ہے:

۴- ''ہماری دعویٰ ہے کہ ہم رسول ہیں اور نبی ہیں۔'' [2]

اس کے بارے میں پنجابی نبی کا الہام بھی ذیل میں لکھا جاتا ہے:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' [3]

مرزا قادیانی پیغمبر کے صحابی بھی تھے، جیسا کہ خود گویا ہے کہ:

''جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگا وہ صحابہ میں داخل ہوگیا۔'' [4]

۵- ''صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیشن گوئیاں سبقت لے گئی ہیں۔'' [5]

۶- **اعلموا ان فضل الله معی وان روح الله ینطق فی نفسی**

''جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے نفس میں بولتی ہے۔'' [6]

۷- **انت منی بمنزلة اولادی** [7]

''اے مرزا! تو میری طرف سے میری اولاد کی طرح ہے۔''

نوٹ: گویا کہ مرزا صاحب ارتقائی منازل طے کر رہے ہیں۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

---

۱ الحکم ۲۴ جولاء ۱۹۰۰ء: ۵ کالم ۳ ۲ اخبار بدر مارچ ۱۹۰۸ء ۳ دافع البلاء: ۱۱۰
۴ خطبہ الہامیہ: ۱۷۱ ۵ ریویو: ۱/۳۹۳ ۶ انجام آتھم: ۱۷۶
۷ اربعین: ۲۳ حاشیہ ۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- مرزا کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ موسوم ''اسلامی قربانی'' ص ۳۴ میں لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوگئی گویا کہ آپ ایک عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔''

مرزائیو! قرآن بھی بھول گئے۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ [1]

''اس ذات بابرکات کیلئے کوئی بیوی نہیں ہے۔''

''۹- میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔'' [2]

مرزا کا یہ خواب اس کے مسلک کے مطابق وحی ہے۔ جیسا کہ خود کہتا ہے کہ:

''پیغمبر کا کشف اور خواب وحی ہے۔'' [3]

علاوہ ازیں اس کو خدائیت کی صفات بھی مل چکی تھیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''اعطیت صفة الاحیاء والفناء من رب الفعال'' [4]

''خدا کی طرف سے مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت بھی عطا کی گئی ہے۔''

اور حقیقۃ الوحی میں ہے کہ:

''انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون'' [5]

''اے مرزا! تیری شان تو یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے تم صرف ''کن'' (ہوجا) کہو گے تو وہ ہوجائے گی۔''

۱۰- مرزا صاحب نے صرف خدا بننے کو کافی نہیں سمجھا بلکہ مزید ترقی کرنے

---

۱ الانعام: ۱۰۱ ۲ آئینہ کمالات: ۵۹۵ ۳ ایام الصلح: ۱۲۶

۴ خطبہ الہامیہ: ۲۳ ۵ حقیقۃ الوحی: ۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا۔ ذیل کا مضمون اس کی آخری منزل ہے۔ چنانچہ اپنے خاص مقرب خلیفہ حکیم نورالدین کے خط کے جواب میں رقمطراز ہے کہ:

''بلکہ خدا نے ایک قطعی اور یقینی پیش گوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا وہ اسیروں کو رستہ گاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الحق والعلاء کان الله منزل من السماء'' [1]

یعنی ''گویا کہ خدا آسمان سے اتر کر آیا ہے۔''

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

الغرض مرزا اپنے دعووں کے مطابق مجدد، مہدی، مسیح موعود (مثیل عیسیٰ) نبی، رسول، خدا کی بیوی، اولاد خدا، خود خدا اور بالآخر خدا کا باپ بنا۔ کون کلمہ گو مسلمان ہے جو ان دعواؤں کے بعد بھی مرزا کی حمایت میں کوئی کلمہ بولے گا۔ بلکہ کسی ادنیٰ مسلمان کے منہ میں بھی یہ زبان نہیں ہوسکتی کہ وہ ایسے مدعی کی تائید میں کوئی کلمہ اپنی زبان سے نکالے اور نہ ہی اس کے ہاتھ میں ایسا قلم ہوگا کہ اس کی تصدیق کے لئے ایک لفظ لکھے۔ مگر بقول ''مان نہ مان میں تیرا مہمان'' مرزا نے خود کو ہر نبی کی مسند پر مسلّط کیا۔ چنانچہ اس کے یہ اشعار قابل دید ہیں:

۱- منم مسیح زمانی و منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد [2]

۲- آدمم نیز احمد مختار - در برم جامه همه ابرار
آنچه داد است هر نبی راجام - داد آں جام را مرا بتمام [3]

---

[1] ازالہ اوہام: ۱/۶۹ [2] تریاق القلوب: ۳ [3] نزول المسیح: ۹۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ علمائے دین نے اس کی مخالفت کی اور اس کی دجالیت کی فریب کاری سے امت محمدی ﷺ کو آگاہ کرتے رہے اور اسے پرکھنے کے لئے دو معیار مقرر کیے گئے۔

(الف) مرزا صاحب کا فرمان ہے کہ:

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' [1]

مرزا صاحب کا شعر بھی اس باب میں بڑا دلچسپ ہے:

''لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کے جناب میں'' [2]

مرزا کی دروغ گوئی کی ایک جھلک

دوسری طرف مرزا صاحب کی دروغ گوئی کی بھی کوئی حد نہیں۔ ان کی تھوڑی سی جھلک ملاحظہ فرمائیں:

۱- مرزا صاحب ایک طرف لکھتے ہیں کہ:

''میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔'' [3]

اور دوسری طرف ''اذا خاصم فجر'' کی مکمل مصداق بن جاتے ہیں اور ہر دشنام باز سے سبقت لے جاتے ہیں۔ آئینہ کمالات میں لکھتے ہیں کہ:

''کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا.'' [4]

''یعنی طوائفوں کی اولاد کے علاوہ باقی تمام مسلمان مجھے مانتے ہیں اور میری تصدیق کرتے ہیں۔''

یہاں بھی مرزا صاحب نے اپنی شاعری کا جوہر دکھایا ہے:

---

[1] حاشیہ: ۲۴ اربعین: ۳ [2] نصرۃ الحق: ۱۰

[3] ازالۂ اوہام: ۱/۸ [4] آئینہ کمالات: ۵۹۷ طبع اول - ۵۴۳ طبع ثانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان العدا صاروا خنازیر الفلا
ونسائهم من دونهن الاکلب[1]

''یعنی میرے دشمن جنگل کے خنزیر اور ان کی بیویاں کتیوں سے بھی بدتر ہیں۔''

مرزائی دوستو! اس سفید جھوٹ کو کس طرح چھپاؤ گے؟

''شے چوں روز شدہ از شمع رخسارت،
جامہ بروئے کشی یا نہ کشی ظلماں نشود۔''

۲- مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیشن گوئیاں جو امن عامہ کے مخالف نہیں پوری ہو چکیں۔''[2]

اور یہ کتاب ۱۸۹۹ء میں چھپی اور اس کے بعد مرزا صاحب ۱۹۰۱ء میں (ایک غلطی کا ازالہ) میں لکھتے ہیں کہ:

''پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو کے قریب پیشن گوئیاں خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں۔''[3]

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا عبارات میں ذکر کردہ تعداد بالکل جھوٹی ہے۔

۳- مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ فہم قرآن میں ناقص تھا اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت وفہم سے بہت ہی کم حصہ تھا۔''[4]

یہ بھی بالکل دروغ بے فروغ ہے۔ تفسیر ثنائی میں ہرگز ایسی عبارت موجود نہیں۔

---

[1] نجم الہدیٰ: ۱۰ [2] حقیقۃ المہدی: ۸
[3] ایک غلطی کا ازالہ: ۸ [4] ضمیمہ نصرۃ الحق: ۲۳۴ طبع اول - ص ۲۳۰ طبع دوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو! تفسیر ثنائی دو ہیں۔ ایک مظہری دوسری امرتسری! اگر ہمت ہے تو کسی ایک سے بھی یہ عبارت نکال کر دکھائیں۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اس کے علاوہ بھی مرزا کی دُرّ افشانی اور کذب بیانی کی بہت سی مثالیں ہیں، مگر بقول ''مشتے نمونہ از خروارے'' اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

الحاصل اس معیار پر مرزا صاحب کا وجود نا مسعود پورا نہیں اترا، کیونکہ ان کا اپنا قول ہے کہ:

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''[1]

قادیانی کارکنو! مرزا صاحب اپنے قول کے مطابق نا قابل اعتبار ٹھہرے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ب) معیار دوم بھی یہی ہے جو خود مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیشن گوئی سے بڑھ کر اور کوئی موقعہ امتحان نہیں۔''[2]

قرآنی معیار!

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ [3]

''یہ گمان ہرگز مت کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کے ساتھ کیے گئے وعدوں کی خلاف ورزی کرے گا۔''

---

1. چشمۂ معرفت: ۲۲۲
2. اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مندرجہ آئینہ کمالات: ۲۸۰
3. سورۃ ابراہیم: ۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز مرزا صاحب کے درج ذیل دو مقولے ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ ''ممکن نہیں کہ خدا کی پیشن گوئی میں کچھ تخلف ہو۔''[۱]

۲۔ ''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشن گوئیاں ٹل جائیں۔''[۲]

بس یہی معیار ہے جس پر مرزا صاحب کو اہلِ بصیرت کے سامنے پرکھا جاتا ہے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ[۳]

مرزا صاحب کی پیشن گوئیاں بہت ہیں۔ ایک ان کے دعوی نمبر ۵ سے ظاہر ہے کہ سیکڑوں انبیاء سے ان کی پیشن گوئیاں سبقت لے چکی ہیں۔ یہاں ہم صرف ان کی ایک پیشن گوئی نقل کر کے فیصلہ ناظرین پر چھوڑ دیتے ہیں۔

الہامی پیشن گوئی بابت منکوحہ آسمانی

مرزا صاحب نے پیشن گوئی کے ذریعے ایک شخص بنام احمد بیگ ہوشیار پوری کی بڑی بیٹی مسمات محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کے بارے میں درج ذیل اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں شائع کیا:

''اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروّت سے اسی شرط پر کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۱۰ فروری ۱۸۸۰ء میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی تو روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائے گا...... پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم

[۱] چشمہ معرفت: ۳ [۲] کشتی نوح: ۵ [۳] سورۃ الشعرا: ۲۲۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ خدا تعالیٰ نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا...... سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اسی کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی لڑکی کو تمہارے طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔''

اس عبارت کے بعد درج ذیل عبارت میں مزید وضاحت اور صراحت موجود ہے:

''یہ خدا تعالیٰ نے پیشن گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاما بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہاری نکاح میں آئے گی اور بہت لوگ عداوت کریں گے اور مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو، لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا: خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کرکے اور ہر ایک روکنے والے کو درمیان سے اٹھائے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''[1]

ناظرین! ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ بقول مرزا خود خدا تعالیٰ نے انہیں بذریعہ الہام تسلی دی کہ کسی بھی طرح مرزا احمد بیگ کی بڑی بیٹی تمہارے نکاح میں آئے گی اور اگر کسی اور سے نکاح کیا تو وہ شخص مر جائے گا اور پھر بھی یہ عورت تمہارے نکاح میں آئے گی اور مخالفین کی تمام کوششیں ناکام ہوجائیں گی، مگر دنیا شاہد ہے کہ ایسا نہ ہوا بلکہ اس کی پیشن گوئی غلط ثابت ہوئی اور مسمات محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہوا۔

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

---

1 ازالۂ اوہام ص:۳۹۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اس پیشن گوئی کے پورے نہ ہونے پر معترض نے اعتراض کیا تو مرزا صاحب نے یہ جواب دیا:

''وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ اور ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے گی سو یہ ایک پیشن گوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا الہام۔ الہام الٰہی کے لفظ یہ ہیں **سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک** یعنی خدا تیرے مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے کہ ''رد'' کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائی جائے۔ پس چونکہ محمدی ہماری اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میری چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تھیں اور دوسرے طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی یعنی احمد بیگ۔ پس اس صورت میں ''رد'' کے معنیٰ اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سو ایسا ہی ہوگا۔''[1]

یہ عبارت کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اس میں مرزا صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ محمدی بیگم کا قصبہ پٹی میں نکاح ہوا۔

میں منتظر وصال وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

مگر پھر بھی مرزا صاحب کی امید قائم رہی اور اس نے وعدۂ خدائی کا ذکر کیا کہ اس کے بعد وہ میرے نکاح میں آئے گی، مگر بقول ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

[1] الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ: ۲ کالم: ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر دم تک مرزا کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ بلکہ مرتے وقت یہ شعر پڑھتے ہوئے دارالبقا کی طرف روانہ ہوئے:

پوچھے اگر وہ قاصدا کہہ دینا یہ صاف
سینے میں دم ہے آنکھ ہے در پر لگی ہوئی

مرزائی دوستو! کیا خدا اپنے وعدہ کے خلاف کرسکتا ہے۔ خصوصاً اس کے اپنے مقرب پیغمبر کے ساتھ۔ حالانکہ یہ الہام اس کی صداقت کا معیار سمجھا گیا۔

سر بسر قول تیرا اے بت خود کام غلط
دن غلط رات غلط صبح غلط شام غلط
قول جھوٹا ہو تو ہو خیر نہیں کچھ پرواہ
یہاں غضب ہے کہ ہیں آپ کے الہام غلط

معلوم ہوا کہ مرزا سچے نہیں بلکہ جھوٹے نبی تھے۔

الحاصل مرزا صاحب اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق کذاب اور مکّار ثابت ہوئے اور ان کا دعوائے نبوت باطل ٹھہرا، کیونکہ انہوں نے ختم نبوت کا انکار کیا تھا۔ مگر افسوس کہ ان کی یہ آرزو پوری نہیں ہوئی۔

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

مرزا کا دعوائے مسیحیت

جب اس دعویٰ کے بارے میں مرزا صاحب کی مخالفت شروع ہوئی تو فوراً پینترا بدل کر اس نے کہنا شروع کیا کہ:

''اس عاجز نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ میں نے ہرگز دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام مجھ پر لگائے وہ مفتری کذاب ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مثیل مسیح ہوں۔'' [1]

واہ مرزا صاحب واہ!

ہم بھی قائل تیرے نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

مگر افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ان کی یہ تمنا بھی پوری نہ ہوئی، کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تین اہم علامات (احادیث میں) مذکور ہیں مثلاً:

۱- شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔
۲- حج کریں گے۔
۳- روضہ نبوی میں دفن ہوں گے۔

اب اس کا کیا کیا جائے کہ ان میں سے کوئی ایک نشانی بھی مرزا میں نظر نہیں آئی۔ کیونکہ نکاح اور اولاد کے بارے میں مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کو لازمی قرار دیا تھا، جیسا کہ خود رقمطراز ہے:

> ''اس پیشن گوئی (آسمانی نکاح والی) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشن گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ یتزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں ہے، کیوں کہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشانی ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشن گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔'' [2]

[1] ازالہ اوہام ص:۱۰۹ [2] ضمیمہ انجام آتھم ص:۵۳ حاشیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا عبارت صاف اور واضح ہے کہ اس سے محمدی بیگم کا نکاح مراد ہے۔ اور اوپر واضح کیا گیا کہ مرزا صاحب اس دنیا سے یہ مقصد حاصل کئے بغیر چلتے بنے اور اپنے امتیوں کو داغِ مفارقت دے گئے۔

دوسری علامت

حج کے بارے میں بھی دنیا گواہ ہے کہ مرزا صاحب کو نصیب نہیں ہوا۔ باوجود اس بات کے کہ وہ خود اس کے قائل ہیں کہ:

''اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔''[1]

پھر اتنی ملکیت اور حالتِ امن ہونے کے باوجود مرزا صاحب کا اس دنیا سے بغیر حج کے رخصت ہونے میں یہ دلیل ہے کہ ان کی دعوائے مسیحیت سچی نہیں۔ رہا علالت وغیرہ کا عذر تو یہ ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' سے کم نہیں، کیونکہ اگر مرزا ''مثیل مسیح'' تھے تو پھر انہیں کوئی ایسی تکلیف لاحق نہیں ہونی چاہئے تھی جو فریضۂ حج کی ادائیگی میں مانع ہوں۔

تیسری علامت

یہاں بھی بقول شاعر

ہمہ شوق آمدہ بودی ہمہ حرمان رفتی

مرزا صاحب کا روضۂ رسول اطہر میں دفن ہونا تو درکنار، اس کی زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی۔

چہ نسبت خاک را بعالم پاک

دعویٰ تو مرزا صاحب کا یہی تھا، جیسا کہ خود لکھتے ہیں کہ:

''آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔''[2]

---

[1] نزول المسیح ص:۳۲ [2] کشتی نوح:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال زاغ کو بلبل کی ہم سری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیغمبری کا ہے

عالم آشکار بات ہے کہ مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اور اس کی لاش کو ریل[1] کے ذریعے لاکر قادیان میں دفن کیا گیا۔ مذکورہ بالا تینوں علامات سے مرزا صاحب قطعاً عاری ثابت ہوئے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

مسیح علیہ السلام کے بارے میں اس کے علاوہ جو دیگر علامات اور نشانیاں وارد ہیں، ان کا بھی یہی حال سمجھنا چاہیے۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

آمدم برسر مطلب! اس طرح اہل بصارت کے سامنے مرزا صاحب کی حقیقت ظاہر ہوتی رہی، ان کے مریدوں پر لازم تھا کہ ایسے شخص کی فریب کاریوں سے بچیں، حق کی پیروی کریں۔ مگر کیا کیا جائے؟ حافظ شیرازی نے ایسے ہی مخلص مریدوں کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ شعر کہا ہے کہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیرما

اتنی دروغ گوئیوں اور فریب کاریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان لوگوں نے اس میں کیا دیکھا ہے۔

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے ان میں وہ کیا دیکھتے ہیں

[1] مرزا ریل کو دجال کا گدھا کہتا تھا اور خود کو مسیح بھی کہلاتا تھا۔ ثابت ہوا کہ وہ مسیح عیسیٰ نہیں بلکہ کوئی اور مسیح تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام اور مکاشفاتِ حجت نہیں

مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ قرآن اور حدیث میں میرے کسی دعویٰ کے لئے کوئی دلیل اور حجت نہیں تو الہامات اور مکاشفات سے دلائل لینے شروع کیے۔ حالانکہ اہل حق کے ہاں الہام اور مکاشفہ حجت نہیں۔

شرح العقائد النسفیہ میں ہے:

والالهام المفسر بالقاء معنى فى القلب بطريق الفيض ليس من اسباب المعرفة بصحته لشىء عند اهل الحق (الهام) [1]

''اہل حق کے نزدیک الہام اور القاء ان اسباب میں سے نہیں جس کے ذریعے کسی بھی چیز یا دعوے کا مبنی برحقیقت ہونا معلوم ہو۔''

مگر مرزا صاحب نے بقول شاعر:

نہ پیرویٔ قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کریں گے

اپنا الگ طریقہ رکھا اور اپنے برحق ہونے کے بارے میں بہت سے بزرگوں کی طرف مکاشفات اور الہامات کی غلط نسبت کی۔ اوروں سے ہمیں کوئی غرض نہیں! ہمیں صرف اس سے غرض ہے کہ جب مرزا صاحب نے دیکھا کہ پنجاب میں میری سخت تکذیب اور تردید ہوئی اور ذلت وخواری حد درجہ کو پہنچی، کیونکہ ان کا خود کا کہنا ہے کہ:

''کسی انسان کا اپنی پیشن گوئی میں جھوٹا نکلنا خود رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔'' [2]

---

[1] شرح العقائد النسفیہ: ۱۸

[2] تریاق القلوب ص:۱۰۷ طبع اول - ۲۲۸ طبع دوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سندھ میں مرزائیت کی دعوت اسباب و انجام

آخر کوشش یہ کی کہ سندھ میں اکثر لوگ ناخواندہ ہیں، ان کو اپنے سرچشمۂ نبوت سے مستفیض کروں۔ سندھ میں جھنڈے والوں کا خاندان علم وفیض کی وجہ سے مشہور ہے۔ ہمارے پردادا جناب حضرت سید رشید الدین شاہ ''پیر صاحب بیعت دھنی'' اور ''صاحب اللواء الثالث'' کے القاب سے مشہور تھے، آپ ایک اہل اللہ، مبلغ اسلام، متبع سنت، قامع بدعت تھے۔ خود مرزا صاحب کے مرید کے رسالہ ''فیصلہ آسمانی'' ص۳ پر ان کی تعریف موجود ہے اور ان کی تبلیغ کا اتنا اثر تھا کہ سندھ میں ان کے کافی مخلص معتقدین تھے، جیسا کہ خود ''فیصلہ آسمانی'' کے مصنف ص۳ پر لکھتے ہیں کہ: ''ان کے لاکھوں مرید ہیں۔''

جب مرزا نے دیکھا کہ ان بزرگ کا (جو بقول مصنف فیصلہ آسمانی ص۳ ان کے ہمعصر تھے) سندھ میں کافی اثر ہے، تو ان کا سہارا لیکر سندھ میں اپنی نبوت کی دکان کھولنے کی ٹھانی۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ پیر صاحب موصوف (یعنی حضرت جد امجد) کو میری سچائی کے بارے میں کشف اور الہام کے ذریعے علم ہوا۔ اس بارے میں پہلے ایک کتاب مصنف مرزا میری نگاہوں سے گذری۔ اس کے بعد ایک سندھی رسالہ بنام ''پیر سائیں جھنڈے والوں کا پیغام ان کے مریدوں کے نام'' نظر سے گذرا۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہی رسالہ دوبارہ چھپ کر ''فیصلہ آسمانی معرفت عارف ربانی'' کے نام سے نمودار ہوا، جس میں صاف الفاظ میں پیر صاحب موصوف کی طرف اس طرح کے کشف و الہام کی نسبت کی گئی ہے۔ مگر اہل سندھ کا ہر کس و ناکس جانتا ہے کہ پیر صاحب موصوف پر یہ محض بہتان اور افتراء بازی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ہمارے والد ماجد سید احسان اللہ شاہ، صاحب اللواء الخامس مرحوم عرف ''پیر سائیں سنت دھنی'' نے جنوری ۱۹۳۵ء میں مرحوم مولانا دین محمد وفائی کے ماہوار رسالہ ''توحید'' میں وضاحت کی۔ چونکہ ہمارے والد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب، ہمارے دادا حضور کے مسند نشین تھے، اس لئے انہوں نے سجادہ نشین ہونے کی حیثیت سے مذکورہ نسبت کے بارے میں واضح کیا کہ:

"ٹریکٹ کے صفحہ نمبر ۲ سے دوسری سرخی تک پیر رشید الدین شاہ صاحب المعروف پیر سائیں جھنڈہ والے کی گواہی کے بارے میں پورا ڈیڑھ صفحہ صریح جھوٹ اور افتراء طرازی سے لبریز دیکھا، ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر علی الاعلان لکھتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ جو حقیقت صفحہ نمبر ۶-۷-۸ پر لکھی گئی ہے، وہ بالکل جھوٹی اور قادیانی امت کی بکواس ہے۔" [1]

آگے دوسرا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"ہمارے آباء و اجداد اور ہم شروع سے آج تک اس عقیدہ پر کاربند ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی خادع، کاذب، غلط مدعی، ایک بڑا چالباز اور دعوائے نبوت کے سلسلہ میں مسیلمۃ کذاب سے بھی سبقت لے گئے اور انجام الہام اور ان کی تحریر اور تصنیف گوزشتر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔" [2]

پھر اس وضاحت کے بعد بقول:

بہ ہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

سندھ سے خصوصاً جھنڈے والوں کی جماعت کی طرف سے پنجابی نبی کو ناکام اور رسوا ہونا پڑا۔ اس کے علاوہ ہمارے خاندان سے بعض دیگر بزرگوں نے بھی اس بہتان کی حقیقت ظاہر کی، مگر نظر آ رہا ہے کہ مرزا کے مریدوں نے اس غلط بہتان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ کیونکہ ان کا اور ان کے رہبر کا یہی عقیدہ ہے، جیسا کہ حافظ شیرازی کہتے ہیں:

---

[1] رسالہ توحید جنوری ۱۹۳۵ء ص:۲۵ [2] ایضاً ص:۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ رسم منزلہا

اور سندھی میں ٹریکٹ شایع کرا کر عوام کو گمراہ کرنے کے لئے اسی جعلی واقعے کا ڈھنڈورا پیٹنے لگے۔

علامہ سید محب اللہ شاہ اور مرزائی بہتان

ان دنوں ہمارے بڑے بھائی سجادہ نشین سید محب اللہ شاہ، صاحب اللواء السادس نے اس بارے میں ایک رسالہ بنام "القواطع الرحمانیة لافتراء الفرقة القادیانیة" شایع کیا، جس میں برادرم موصوف نے اس واقعے کو بہتان اور غلط ثابت کیا۔ ان کے فیصلہ کن الفاظ یہ ہیں:

> "اس رسالۂ فیصلہ آسمانی (مصنف غلام احمد فرخ) میں ہمارے جد امجد کریم پیر سائیں بیعت دھنی کے بارے میں جو کچھ درج ہے وہ بالکل سفید جھوٹ ہے اور اس میں جو مواد اکٹھا کیا گیا ہے، اسے دیکھنے کے بعد جھنڈہ خاندان سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی باشعور انسان اس قادیانی افتراء پردازی کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دے گا۔ اس کے بعد مزید وضاحت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ مگر بعض دوستوں نے اصرار کیا کہ اس واقعے کے بارے میں مزید وضاحت کی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں کئی اصولی باتیں پوشیدہ ہیں جن کو ظاہر کرنا ضروری سمجھ کر یہ رسالہ لکھتے ہیں اور ناظرین سے انصاف طلب کرتے ہیں۔"

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

امید ہے کہ اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے کلی طرح واضح ہوگا کہ یہ مرزائیوں کی بہتان ترازیوں اور دروغ گوئیوں کا ایک منحوس نتیجہ ہے اور یقیناً اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھوالوں کو آئندہ پھر اس تہمت اور بہتان بازی کی جرأت نہ ہوگی۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ میرا نام نہیں

سندھی رسالہ کی عبارات

سب سے پہلے سندھی رسالہ کی عبارتیں نقل کی جاتی ہیں:

"حاجی عبداللہ عرب ضرور اپنے مرشد سے مشورہ لیتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں سوال کیا۔ استخارہ کیا۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ ضرور جائیں، اس سفر میں خیر ہے۔ اس پر عرب صاحب ایک نو مسلم یورپین کو ساتھ کر کے منیلا پہنچے اور عرب صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ عرب صاحب اپنے عہدے سے استعفیٰ دیں اور تبلیغ اسلام کے لئے چندہ جمع کریں .... ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا لیکن وصولی بالکل برائے نام ہوئی۔ حاجی عبداللہ صاحب چندہ نہ ملنے کی بنا پر گھبراہٹ کا شکار ہو گئے اور اپنے مرشد کی طرف متوجہ ہوئے اور بالمشافہ احوال عرض کیا۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا۔ ان کو معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی اثر کی وجہ سے اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے اور اُن کی دعا سے کام درست ہوگا۔ دوسرے دن عرب صاحب کو پیر صاحب نے یہ خبر دی جس پر عرب صاحب نے کہا کہ جناب مرزا صاحب غلام احمد پر پنجاب اور ہندوستان کے علماء کفر کے فتاویٰ لگا رہے ہیں اس لئے اُنہیں اس کام کے لئے کس طرح کہا جائے؟ یہ بات سن کر پیر صاحب بہت حیران ہوئے اور پھر استخارہ کیا۔ کشف میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: مرزا غلام احمد اس زمانے میں میرے نائب ہیں۔ جو کچھ وہ کہیں وہی کرو۔ صبح کو پیر صاحب نے کہا کہ میری حالت ایسی ہے کہ

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں چلا جاؤں گا۔ جب حاجی عبداللہ صاحب عرب اور دیگر احباب نے یہ بات سنی اور پیر صاحب کے اس ارادے سے آگاہ ہوئے تو پھر مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب[1] خود قادیان جائیں۔ سب نے عرض کی کہ آپ تکلیف نہ فرمائیں، آپ کی طرف سے کوئی اور مرزا صاحب کے پاس جائے گا۔ اس پر پیر صاحب کے[2] خلیفہ عبداللطیف اور حاجی عبداللہ صاحب عرب قادیان گئے...... اور پیر صاحب نے ان کے ہاتھوں جو خط حضرت اقدس کو بھیجا، وہ عربی تھا اور حضور نے اپنی کتاب انجام آتھم (۶۵) میں شائع فرمایا ہے جس کا ترجمہ نیچے دیا جاتا ہے:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو حالتِ کشف میں دیکھا، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، کیا یہ جھوٹا ہے یا صادق؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ صادق ہے۔ پھر میں نے سمجھا کہ آپ حق پر ہیں۔ اب اس کے بعد مجھے آپ کے دعویٰ اور شان کے بارے میں کوئی شک نہیں اور جو کچھ آپ فرمائیں گے، میں وہی کروں گا۔ اب اگر آپ مجھے امریکہ جانے کا حکم کریں گے تو میں وہاں بھی چلا جاؤں گا اور میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کر دیا ہے اور آپ مجھے ان شآء اللہ فرمانبردار پائیں گے۔[3] پھر حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں کہ یہ باتیں خلیفہ عبداللطیف اور شیخ عبداللہ مہاجر نے مجھے زبانی بھی بتائی تھیں اور میرے مخلص دوست سیٹھ صالح محمد ولد حاجی اللہ رکھا جب مدراس سے پیر صاحب کے پاس گئے، انہوں نے بھی دیکھا کہ پیر صاحب نے واقعی اس پورے قصے کی تصدیق کی اور عام مجلس میں کھڑے ہوکر عصا ہاتھ میں لے کر حاضرین سے بآواز بلند فرمایا کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اُن کے دعویٰ میں سچا سمجھتا ہوں، کیونکہ مجھے کشف ہوا ہے اور ان کے صاحبزادہ صاجب نے کہا کہ جب میرے والد

---

[1] کیا ''نبیوں'' کے پاس جانا مناسب نہیں؟

[2] حضور کے حکم سے بڑھ کر خلیفوں کے مشورہ کو زیادہ سمجھا گیا؟

[3] اس کے مطابق تو مرزا کے تمام ارشادات اور کتابیں محفوظ ہونی چاہئیں تھی، مگر پتہ ندارد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے تصدیق کر دی تو پھر مجھے بھی کوئی انکار نہیں۔[1]

پھر آگے لکھتے ہیں کہ:

سیٹھ صاحب (یعنی اسماعیل آدم) کا خط اور پیر صاحب کا جواب ملاحظہ کے لئے نیچے دیا جاتا ہے:

اسماعیل آدم کا خط

مکرم معظم حضرت پیر صاحب جھنڈے والے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں بمبئی کا رہنے والا ہوں اور میرے والد آپ کے مرید تھے، ان کا نام آدم ہے۔ آپ ہر سال بمبئی تشریف لاتے تھے اور میرے والد صاحب آپ کی اور آپ کے درویشوں کی دعوت کرتے رہتے تھے۔ اس وقت میری عمر بارہ سال تھی۔ ایک بار میرے والد صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ میرا یہ چھوٹا بیٹا ہے، اُسے اپنے بیعت میں شامل فرمائیں اور آپ نے پانی کا گلاس طلب فرمایا۔[2] اور مجھے دو زانو بٹھایا اور کچھ بات کرنے والے تھے کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس بیعت سے مجھے فائدہ ہوگا یا آپ کو؟ قدرے توقف کے بعد آپ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ یہ لڑکا میرا مرید نہیں ہوگا۔ مجھ سے کوئی بڑا بزرگ ہو تو شاید اس کی بیعت کرے گا، اسے یہاں سے لے جائیں۔ اب میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر آپ سے فتویٰ طلب کرتا ہوں (کیونکہ آپ اہل اللہ اور بزرگ ہیں اور ہم دنیادار اور اندھے ہیں) کہ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح ابن مریم اور

---

[1] فیصلہ آسمانی ص ۵ تا ۹

[2] یہ طریقہ آپ کی بیعت دینے کا نہیں تھا۔ شاید کوئی اور پیر ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی آخر الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا فرمان ہے؟ اگر آپ رہنمائی نہیں کریں گے اور وہ سچے ہوں گے اور میں نے انہیں قبول نہ کیا تو قیامت کے دن آپ خدا تعالیٰ کے ہاں جوابدہ ہوں گے اور اگر وہ جھوٹے ہیں اور میں نے نادانی میں انہیں قبول کرلیا تب بھی جوابدہ آپ ہوں گے۔ برائے کرم سچا فتویٰ دے کر میری رہنمائی فرمائیں۔[1]

والسلام

طالب دعا

خاکسار اسماعیل آدم

از بمبئی

پیر صاحب کا جواب

حبی فی اللہ اسماعیل آدم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط پہنچا۔ آپ نے مجھ سے خدا تعالیٰ کی قسم دے کر مرزا غلام احمد قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے کے بارے میں فتویٰ طلب کیا ہے اور اپنا تعارف بھی کروایا ہے کہ آپ کون ہیں؟ جواباً تحریر ہے کہ ہمارے یہاں دستور ہے کہ مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان مریدوں کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک دن میں نے اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو کشفی رنگ میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مرزا غلام قادیانی کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ''از ماست'' (ہم میں سے ہیں) یہ ہے ہمارا پہلا فتویٰ۔

دوسرا فتویٰ یہ ہے کہ ہم عشاء کے بعد بغیر کسی گفتگو کے سو جاتے ہیں۔

---

[1] سوال پوچھنے والا اپنے فتویٰ میں جواب دہ بھی قرار دیتا ہے تو پھر اُسے فتویٰ کی سچائی کس طرح معلوم ہوگی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن آدھی رات خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہندوستان کے علماء نے اُس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ:

''در عشق ما دیوانہ شدہ است''

(ہمارے عشق میں دیوانہ ہوگیا ہے)

تیسرا فتویٰ یہ ہے کہ ہم سنتِ رسول ﷺ کے مطابق رات کے پچھلے حصے میں اٹھتے ہیں اور نمازِ تہجد ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر سو جاتے ہیں۔ اس طرح ایک بار سوگیا تو آنحضرت ﷺ کی زیارت کشفی رنگ میں ہوئی تو میں نے دامن پکڑ کر کہا کہ یا رسول اللہ! اب تو[1] ہندوستان کے علماء کے علاوہ علماء مصر و عرب و ایران نے بھی اس پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے جوش میں آ کر فرمایا کہ:

''ھو صادق، ھو صادق، ھو صادق''

(وہ سچا ہے، وہ سچا ہے، وہ سچا ہے)

یہ میری گواہی ہے۔ آپ کی قسم سے اب میں آزاد ہوا۔ اب ماننا یا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔

والسلام

رشید الدین صاحب العلم (ص ۱۰ تا ۱۳)

ناظرین! اس عبارت کو مکرر تین مرتبہ پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ صریح بہتان ہے، جیسا کہ خود عبارت کے مضمون سے ظاہر ہے۔ آخر اس کے راوی نبی، صحابہ اور تابعی ہیں، آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

نقض اجمالی

مندرجہ ذیل باتوں پر خاص نظر کریں:

---

[1] کیا پیر صاحب کا طریقہ دنیا کے علماء اسلام سے الگ تھا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- منیلا کے بارے میں کامیابی کا علم ہوتا ہے اور پھر خود لکھتے ہیں کہ عبداللہ عرب چندہ نہ ملنے کی وجہ سے مایوس ہوا۔

۲- پیر سائیں موصوف بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ مجھے حکم ہو تو میں امریکہ جاؤں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ آپ بیشک جائیں اور آدمی بھیجیں۔ آپ کی دعا سے کامیابی حاصل ہوگی۔

۳- پہلے معلوم ہوا کہ امریکہ میں مرزا کے روحانی اثر کی وجہ سے اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ پھر جب کفر کے فتویٰ کے بارے میں علم ہوا تو سب باتیں بھول گئے اور مرزا کے ایمان کے بارے میں استخارہ ہونے لگا۔

۴- اسماعیل آدم ایک طرف پیر سائیں کی بیعت سے پہلو بچا رہے تھے اور دوسری طرف مرزا کی تصدیق اُن سے کروا رہے ہیں۔

۵- اسماعیل آدم کو پیر سائیں کی بیعت سے فائدہ بھی نظر نہیں آتا اور اگر ان کی مرزا کے بارے میں رہنمائی نہ کریں تو خدا کے ہاں جوابدہ۔

۶- عرب صاحب کو خبر بھی تھی کہ مرزا پر علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے پھر اُن کے حکم کے مطابق تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

۷- پیر صاحب موصوف کو مرزا کے بارے میں الہام بھی ہو چکا، پھر کفر کا فتویٰ سن کر حیرانی ہوئی اور الہام پر اعتبار نہ آیا۔

۸- خود مرزا صاحب بھی قائل ہیں اور ان کا اُمتی تصدیق کے لئے کہہ رہا ہے کہ عبداللہ سے بالمشافہ سنا اور باخدا انسان ہے۔ اس واقعہ کو جھوٹا کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ تناقضات خود بتا رہے ہیں کہ یہ روایت مرزائی مشینری کی خودساختہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سندھی رسالہ کی عبارات کی حقیقت اور ان کا تفصیلی جواب

سب سے پہلے معلوم ہونا چاہئے کہ مرزا صاحب نے مہدیت، امامت، مسیحت، نبوت، خدائیت، ابنیت، زوجیت، والدیت کا دعویٰ کیا۔ کما مر۔ لہٰذا پہلے پیر سائیں اور موصوف کا عقیدہ صحیح حوالوں سے ذکر کرتے ہیں۔

پیر صاحب کا عقیدہ

پیر سائیں موصوف شاعر تھے۔ ان کا کلام زیادہ تر اہل سلوک کے ساتھ ملتا ہے۔ان کی کافیوں کے کتاب سے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ ’’سرتاج وحدت – احد اللہ حشمت،
لم یلد صفت – صاحب صمدیت – بیحد بیمثال‘‘ (صفحہ:۱۸)

۲۔ «رميو رشيد الدين راھ انھين ھر، سالم سرت سبحان
لا احصيٰ چيو لاشڪ، پڙھي سبحان.» (صفحہ:۲۶)

۳۔ «بيعت تي برحال ٿيا، سدا شريعت شينھن» (صفحہ:۸۲)

اور ان کے بیعت نامہ میں سب سے پہلے توحید کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ ان کا تصنیف شدہ ’’توحید نامہ‘‘ دیکھنا چاہئے۔ اس میں سے ایک عبارت لکھتے ہیں:

’’اب یقین جانیں کہ یہ خدائی صفات خاص اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہیں، ان میں کوئی بھی اُس کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ نبی مرسل، خواہ ملک مؤکل، خواہ ولی کامل کس قدر اس کے مقرب اور مقبول بارگاہ ہیں، لیکن اس حقیقی بادشاہ کے ساتھ کوئی شراکت نہیں رکھتے۔‘‘ (صفحہ ۱۰)

نبوت

اس بارے میں بھی کافیوں کے کتاب میں سے چند کلام نقل کیے جاتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- لولی نمبر ۱۰ کی مصرع ۴ میں ہے کہ:

«خالق رازق خلق جو ادار خاتم سندي خاش

انک رحمتہ العالمین ادار مرسل مڙئي معاش» (صفحہ ٦)

اور مرزا صاحب کے پوتے طاہر احمد صاحب نے رحمت کے معنیٰ نبوت کے کیے ہیں۔[1] اس سے ثابت ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی نبوت تمام انسانوں کے لئے عام ہے۔

۲- صفحہ صفحہ نمبر ۶۳ سے ایک کافی لکھی جاتی ہے:

رهيس منجهه رجن وو كيچي كره كتاري كيچ ويا،

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ سار تيس سانبا هن،

اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ نِعْمَتِيْ سفر ساپ پين،

من طلب شيئا وجد ڏوري شل ڏسجن،

المرا مع من احب من گولي گڏ گڏن

ملائو رشيد الدين جني كه آ گا ساڻ انهن

اور مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''قرآن شریف جیسا کہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہیں، صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔''[2]

ناظرین! ظاہر ہے پیر سائیں ممدوح نے جس کلام میں ختمِ نبوت کا ذکر کر کے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا شوق ظاہر فرمایا ہے، باقی مرزا جیسے نبوت کے مدعیوں کی اُن کو کوئی خبر نہیں تھی۔

۳- صفحہ ۱۶ میں ایک کافی کے آخری مصرعہ میں ہے کہ:

---

[1] مرزائی ٹریکٹ الحق: ۳۳ [2] تحفہ گولڑویہ: ۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«شاهه محمد شاهن شاهي ـ نابر تنهن كان كائي نه آهي
جيكا تنهن سان سينو ساهي ـ سا تڙپيل پٽي تكيندي»

اور مرزا صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ خود لکھتے ہیں:

''جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ ﷺ میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا اور نہیں پہچانا۔''[1]

مرزائی دوستو! پیر سائیں ممدوح کے ہاں مرزا جیسے مدعیوں کی جو عزت ہے، وہ ان کے مذکورہ بالا کلام سے ظاہر ہے۔

مسیحیت

اس کے بارے میں بھی پیر صاحب موصوف کا عقیدہ عام مسلمانوں والا ہی ہے۔ اُن کے خلیفہ خاص اور مقرب ہم نشیں قاضی فتح محمد صاحب ان کے حکم پر لکھی گئی اپنی تفسیر بنام ''مفتاح رشد اللہ'' کے آغاز میں لکھتے ہیں کہ:

''اپنے مرشد عربی کامل مکمل کے حکم کے مطابق سندھی تفسیر تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔''[2]

اور صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں کہ:

''تفسیر کا یہ نام اپنے مربی کامل کے حکم کے مطابق 'مفتاح رشد اللہ تفسیر کلام اللہ' رکھا ہے۔''

آخر میں جلد ۲ صفحہ ۱۳۸۷ میں مصحح نے بھی تصریح کی ہے کہ پیر صاحب نے قاضی صاحب کو اپنے پاس بٹھا کر تفسیر لکھوائی تھی اور صفحہ ۱۳۸۸ میں تصریح کی ہے کہ یہ تفسیر اُن کے حکم کے مطابق چھپی ہے اور میں نے اس کی تصحیح کی ہے۔ قاضی صاحب موصوف اس تفسیر میں حیاتِ عیسیٰ اور نزولِ مسیح کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

---

[1] خطبہ الہامیہ: ۲۰۰ [2] تفسیر رشد اللہ: ۱/۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی قدرت سے گھر کی چھت میں سوراخ ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُونگھ لگ گئی۔ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اوپر اٹھا لیا...... صحیح قول کے مطابق دوسرے آسمان پر ہیں۔ واللہ اعلم...... جب قیامت کا دن قریب ہوگا اور دجال نکلے گا، تب اسے مارنے کے لئے نیچے زمین پر نازل ہوں گے جیسا کہ اس کا ذکر متعدد احادیث میں مذکور ہے...... پھر چالیس برس زمین میں رہیں گے، اس کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔'' [1]

مرزائی دوستو! اس سے ظاہر ہے کہ:

ع شیر قالین دگر است و شیر لیستان دگر است

امامت

اس کے بارے میں اپنے بیعت نامہ (سندھی) صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں کہ:

''انتیسواں یہ کہ وقت کے امام کے ساتھ فی سبیل اللہ کفار سے جنگ کرو۔''

اس کے بعد جہاد کی تاکید کے لئے آیات و احادیث تحریر کی ہیں، جن سے واضح ہے کہ پیر صاحب موصوف امام الزمان اسی کو کہتے ہیں جس کے ہاتھ میں تلوار ہو۔ دوسری طرف مرزا صاحب سیف اللہ (خدا کی تلوار) کو ہمیشہ کے لئے نیام میں رکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ فرماتے ہیں کہ:

''مسلمانوں میں دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں۔'' [2]

نیز لکھتے ہیں:

''غرض مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں ایک بداندیشی ہے۔'' [3]

[1] تفسیر مفتاح رشد اللہ: ۲/۷۶۲-۷۶۷ [2] ستارہ قیصر: ۹ [3] ستارہ قیصر: ۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر لکھتے ہیں:

"یہ جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔"[1]

نیز فرماتے ہیں:

"ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود جانتا ہے اس روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔"[2]

احمدی دوستو! ان دونوں بزرگوں کی عبارتوں سے نتیجہ ظاہر ہے کہ پیر صاحب موصوف کے طریقے کے مطابق مرزا صاحب ہرگز امام الزماں نہیں ہو سکتے۔

ع کس نہ آید بزیر سایۂ بوم ورہما از جہاں شود معدوم

بلکہ پیر صاحب اور مرزا کے عقائد کا تضاد اس عبارت سے ظاہر ہے:

"مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"[3]

ع ضدان متفرقان ای تفرق

مہدیت

پیر صاحب موصوف اس مہدی کے انتظار میں تھے جن کے بارے میں عام مسلمانوں کی رائے ہے جیسا کہ ان کی ملفوظات میں ہے۔ عموماً یوں فرماتے تھے کہ:

"جب تک امام مہدی کا ظہور نہیں ہوگا، اُس وقت تک اجتہاد بند نہیں ہوگا۔ امام صاحب کے ظہور کے بعد اجتہاد بھی ختم ہو جائے گا۔"[4]

اور آگے لکھتے ہیں:

"فرمایا کہ آج مجھے ہتھیار ہلکے لگتے ہیں۔ شاید امام صاحب کا ظہور

---

1. رسالہ جہاد بحوالہ دین الحق مصنف مولوی قاسم علی احمدی: ۹۸
2. ضمیمہ رسالہ جہاد: ۷
3. تبلیغ رسالت ۷:۱۷
4. ملفوظات: ۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہے۔" [1]

قادیانی کارکنو! کیا یہ دونوں عبارتیں واضح طور پر نہیں بتا رہی ہیں کہ پیر صاحب موصوف مرزا کو مہدی نہیں مانتے تھے اور یہ کہاوت سچی نہیں کہ:

"بیگانی شادی میں عبداللہ دیوانہ"

نیز اپنے فرزند صاحب اللواء الرابع سے فرمایا کہ:

"تمہیں امام صاحب یعنی امام مہدی کا قاضی مقرر کریں گے۔" [2]

یہ عہدہ قضا کہاں گیا؟ پیر صاحب کو مہدی کے لئے تو خصوصی دلچسپی تھی۔ پھر کیوں اس مہدی (مرزا) کو نسیاً منسیاً کر دیا۔ سچ ہے کہ جھوٹ کا نہ سر ہوتا ہے اور نہ پیر۔ ملفوظات میں ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ:

"کعبۃ اللہ میں جو خزانہ مدفون ہے، اُسے امام مہدی علیہ السلام نکالیں گے۔" [3]

مرزائی دوستو! ایمانداری سے بتایئے کہ تمہارے مہدی میاں کو خزانہ نکالنا تو درکنار، صرف کعبۃ اللہ کی زیارت بھی نصیب نہ ہوئی۔

آئے نہیں میدان میں اب جلد آیئے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

سید رشد اللہ شاہ کے عقائد

اس کے بعد اُن کے بڑے فرزند مسند نشین عالم باعمل ہمارے دادا حضور سید رشد اللہ شاہ، صاحبِ اللواء الرابع عرف "پیر سائیں خلافت دھنی" یا "شریعت دھنی" کے عقائد کے بارے میں ان کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں:

---

[1] ملفوظات: ۲۱۶

[2] ملفوظات: ۶۱

[3] ملفوظات: ۱۸۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات باری تعالیٰ کے متعلق ان کا عقیدہ

چنانچہ ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق اُن کے عقیدہ کے بارے میں ان کا سندھی ترجمہ "اسماء الحسنیٰ" ملاحظہ کرنا چاہیے اور عام طور پر شاعر توحید کے مسئلے میں بہت زیادہ غلو کر گئے ہیں۔ مگر پیر صاحب موصوف نے اپنے اشعار میں ایمان کا دامن مضبوطی سے تھاما ہے۔ ذیل میں ان کے کلام سے ایک کافی لکھی جاتی ہے:

بي مثل جو بيان ـ ڪين ڪرڻ منجهہ ايندو،
ليس ڪمثلہ لاشڪ آهي شاهي سندس شان،
لا احصيٰ راهہ رسولي ايڏانهن ڏر ڏيان،
من عرف ربہ ڪل لسانہ ھڏي ڇڏ زبان،
ما عرفنا اصلا هي فهميدن فرمان،
لم يلد ولم يولد تي ھختو ڪر ھيمان،
بائن عن الڪل قائم بہ الڪل اهو اچو ايمان،
اتي ھير ڪيا جنهن ھختا اُهو افضل انسان۔

ختم نبوت کے متعلق ان کا عقیدہ

ختم نبوت کے بارے میں ان کی تصنیف کردہ کتاب "ارشاد المریدین" ص ۱۵ میں صاف تحریر ہے کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے آپ کے وصال کے بعد نبوت کے سلسلہ کا دروازہ بند ہوگیا۔[1]

مسیح علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ

مسیح کے بارے میں اپنی کافی کی کتاب میں ایک غزل کے آغاز میں لکھتے ہیں:

---

[1] ارشاد المریدین: ۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آءُ اگڻ اسان جي هيڪر وري مسيح
تا هن جسي مثل کي جانب وري جياريان۔

ناظرین! اس شعر سے ظاہر ہے کہ پیر صاحب موصوف حیاتِ عیسیٰ اور نزول مسیح کے قائل تھے ورنہ یہ تمثیل ہی غلط اور شعر ہی بے معنیٰ ہوگا۔

مہدیت کے متعلق ان کا عقیدہ

پیر صاحب موصوف کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ اس میں ہے کہ پیر صاحب نے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کو وہ شخص پہچانے گا، جس کے قلب میں رسول اللہ ﷺ کی پوری متابعت کی معرفت اور جذبہ جاگزیں ہوگا۔[1]

ناظرین! اس سے صاف ظاہر ہے کہ پیر صاحب موصوف کو ابھی امام مہدی کا انتظار تھا حالانکہ مرزا صاحب کا ظہور نامسرور تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ معلوم شد کہ حاجی نیست۔

امامت کے متعلق ان کا عقیدہ

پیر صاحب موصوف نے اپنے والد کے بیعت نامہ کے مطابق ان کی بیعت کی تھی۔[2] اور اس بیعت نامہ میں امامِ جہاد کی اطاعت مذکور ہے، کما تقدم۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا جیسے بے ہمت، کام چور، جہاد دشمن اور انگریز کے پٹھو امام کا ہمارے خاندان میں کوئی مقام نہیں، جس کا شعر یہ ہے کہ:

چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال،
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال[3]

---

[1] ملفوظات:۶۴

[2] ملفوظات پیر سائیں بیعت دھنی:۳۵

[3] درثمین مصنفہ مرزا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبۂ ادارۃ العلوم الاسلامیہ

اصل روایت کی حقیقت

اس کے بعد اصل روایت کے بارے میں حقیقت لکھی جاتی ہے:

''جاننا چاہئے کہ اہلِ روایت نے کسی روایت کے صحیح یا غیر صحیح معلوم کرنے کے لئے دو اصول وضع کیے ہیں:

(۱) اصول روایت۔ (۲) اصول درایت۔

دونوں طریقوں سے روایت کے افتراء کا ہونا ظاہر ہے۔''

اصولِ روایت

اصولِ روایت کے مطابق درج ذیل قرائن پیش کیے جاتے ہیں:

۱- ان تمام روایات میں مرزا صاحب بذاتِ خود ناقل ہیں۔ علمائے جرح وتعدیل لفظ ''کذّاب'' اور ''وضّاع'' سخت ناکارہ راوی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور آنجہانی مرزا دونوں اوصاف سے متصف ہیں۔

مرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

کذّاب کی تعریف

کذاب وہ ہے جو جھوٹ بولتا ہو۔

مرزا صاحب کی دروغ گوئی کی کچھ مثالیں اوپر لکھ کر آئے ہیں اس لئے ان کی نقل معتبر ہے۔ کیونکہ ان ہی کے مذکورہ قول کے مطابق، جو ایک بات میں جھوٹا ہے، اُس کی دوسری بات بھی قابلِ اعتبار نہیں ہے۔[۱]

---

۱ چشم معرفت: ۲۳۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاع کی تعریف

وضاع اسے کہتے ہیں جو روایت گھڑ کر پیش کرے۔

چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس (مسیح موعود) کے لئے آواز آئے گی: هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ'' [1]

رسالہ مسیح موعود[2] میں بھی مرزا صاحب نے یہ روایت لکھی ہے مگر اللہ گواہ ہے کہ یہ روایت بخاری میں بالکل نہیں ہے، بلکہ مرزا صاحب کی خود ساختہ ہے۔

مرزائی دوستو! کیا یہاں مرزا صاحب نے وضع حدیث کا ارتکاب نہیں کیا؟

ع ذرا انصاف سے کہیے خدا لگتی

احادیث کو قبول کرنے کے متعلق قادیانی فتویٰ

مرزا صاحب نے بھی اس قسم کی احادیث سے اجتناب برتنے کی ہدایت کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''لیکن بڑے احتیاط سے حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ بہت ایسی احادیث موضوع ہیں جنھوں نے اسلام میں فتنہ ڈالا'' [3]

۲۔ جس راوی کا آخر میں حافظہ خراب ہو چکا ہو یا یادداشت کمزور ہو چکی ہو، اُس کی روایت معتبر نہیں ہے جب تک یقین نہ ہو جائے کہ یہ روایت اس کے حافظہ متغیر ہونے سے پہلے کی ہے۔ کما تقرر فی الاصول اور مرزا صاحب متغیر الحفظ ہیں جیسا کہ خود اقرار کرتے ہیں کہ ''اچھا نہیں رہا۔'' [4]

---

[1] شہادۃ القرآن: ۴۰ طبع اول، طبع دوم: ۴۱

[2] رسالہ مسیح موعود: ۴۱

[3] کشتئ نوح بحوالہ دین الحق مصنف مولوی قاسم علی صاحب احمدی: ۱۲۵

[4] ریویو اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۰ حاشیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب بقولِ خود اس حیثیت کے آدمی نہیں کہ اُن کی روایت قابلِ قبول ہو۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاکدامن ماہ کنعاں کا

۳- امام نووی تقریب میں لکھتے ہیں کہ:

من کفر ببدعتہ لم یحتج بہ بالاتفاق[1]

''جس شخص پر عقیدۂ اسلام کی مخالفت میں کوئی بدعت ایجاد کرنے کی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہو تو تمام اہل الروایۃ اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی روایت قابلِ حجت نہیں ہے۔''

اور ظاہر ہے کہ مرزا پر مسیحیت اور دیگر دعاوی کی وجہ سے کفر کا فتویٰ چسپاں ہے جیسا کہ خود اُن کے مرید کی کتاب ''فیصلہ آسمانی ص ۷'' میں تصریح ہے۔ خود مرزا صاحب نے بھی اس فتویٰ پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''بعد ختم المرسلین میں کسی مدعیٔ رسالت و نبوت کو کافر و کاذب جانتا ہوں۔''[2]

لیکن دعویٰ نمبر ۴ میں ہم اُن کے الفاظ ذکر کر آئے ہیں کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ:

''ہم رسول ہیں اور نبی ہیں۔''[3]

شہادت پر شہادت

مرزا صاحب نے ماہ نومبر ۱۸۹۹ء میں ایک اشتہار شائع کروایا جس میں لکھتے ہیں کہ:

''اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا۔ اگر میں تیری جناب میں

---

[1] تدریب الراوی: ۱۱۸

[2] اشتہار نمبر: ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء بمقام دہلی

[3] اخبار بدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستجاب الدعوة ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء کے آخر تک میرے لئے اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے، جسے زبانوں سے کچلا گیا ہے، دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ ایسا ہی کر، اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں، تو ان تین سالوں میں کوئی ایسا نشان دکھلا، جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔''

آخر میں لکھتے ہیں کہ:

''میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر میری یہ دعا مقبول نہ ہو، تو میں ایسا ہی مردود، ملعون، کافر، بے دین اور خائن ہوں، جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔''[1]

مگر یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول نہ ہوئی۔ مسلسل تین برسوں کے عرصے میں کوئی بھی ایسا نشان ظاہر نہ ہوا اس لئے بقول:

المرأ یؤخذ باقرارہ.

''ہر شخص اپنے اقرار سے گرفت میں آتا ہے۔''

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نے علماء کے مذکورہ فتویٰ کی تصدیق کی ہے، لٰہذا اس کی روایت غیر مقبول ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

عبداللہ عرب کی روایت کی فنی تحقیق

۴- اس روایت کی سند میں عبداللہ عرب، اسماعیل آدم، عبداللطیف صالح محمد کا واسطہ ہے اور عبداللہ عرب کے پوتے شیخ محمد حسین بن داؤد بن عبداللہ عرب اس وقت تک زندہ ہیں جنہوں نے اس واقعے کے بارے میں بالکل لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ اُن کا خط ہمارے ہاں محفوظ ہے جس کی درجِ ذیل عبارت ملاحظہ کی جائے:

---

[1] اشتہار مذکور:۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ نے جس (یعنی واقعہ گذشتہ کے متعلق جد امجد اور مرزا) کے متعلق لکھا ہے، اس کے متعلق ہم نے نہ دادا مرحوم سے، نہ ہمارے والد سے کچھ سنا، نہ ہی ہم کو علم ہے۔''

ظاہر ہے کہ عبداللہ عرب پر یہ بہتان ہے ورنہ ایسی عظیم الشان خوشخبری اولاد سے ہرگز نہ چھپاتے۔ بلکہ ضرور وصیت کرتے اور عبداللطیف نے تفسیر مفتاح رشد اللہ چھپوائی تھی اور بیعت نامہ کے مطابق پیر سائیں، صاحبِ اللواء الثالث بیعت بھی کرتے جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ جس میں دلیل ہے کہ اُن کا عقیدہ بھی پیر صاحب موصوف کے ذکر کردہ عقیدہ کے مطابق تھا اور یہ اُن پر صریح افتراء ہے اور اسماعیل آدم خود مرزائی ہے جیسا کہ خود اُن کے الفاظ ''فیصلہ آسمانی'' ص۱۰ میں مذکور ہیں کہ میں حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوا۔ اسی طرح صالح محمد بھی قادیانی اور مرزا صاحب کے مخلص مرید ہیں، جیسا کہ 'فیصلۂ آسمانی' کی گذشتہ عبارت سے ظاہر ہے۔ اور اہلِ روایت کے ہاں اہلِ اسلام سے الگ کسی نئے عقیدہ والے کی روایت دو شرطوں سے معتبر ہے۔ ایک یہ کہ اس روایت میں اس کے عقیدہ کی طرف رغبت نہ ہو، دوسرے یہ کہ وہ ایسی روایت نہ ہو جس میں اس کے مذہب کی تائید ہوتی ہو۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی، جن کو مرزائی آٹھویں صدی ہجری کا مجدد مانتے ہیں، اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

الاكثر على قبول غير الداعية الا ان روى ما يقوى بدعته فيرد على المذهب المختار.[1]

''اکثر کے ہاں نئے عقیدہ رکھنے والوں میں سے اس کی روایت معتبر ہے، جو ان کے مذہب کی تبلیغ نہ کرتے ہوں۔ مگر جب ایسی روایت بیان کرے جو اس کے مذہب کو مؤید ہو تو پھر مختار مذہب کے مطابق اس کی روایت مردود ہے۔''

---

[1] شرح نخبة الفكر: ۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ فیما نحن فیه میں دونوں شرطیں مفقود ہیں۔ اس لئے اس کی روایت معتبر نہیں ہے۔ اسی طرح مولوی حسن علی نے کتاب تائید حق (بحوالہ فیصلہ آسمانی) میں عبداللہ عرب سے ملاقات کرنے اور ان سے بالمشافہ سننے کا ذکر کیا ہے، ان کا بھی یہی حال سمجھنا چاہئے۔ هذه الاقدام بعضها من بعض. ''نانی پکانے والی، نواسے کھانے والے'' مثل کے مطابق یہ بھی مرزا کی بیماری کے جراثیم میں سے ہے۔

الحاصل اس سند کے درمیانی واسطے بھی روایت کو باطل بنانے کے لئے کافی ہیں اور ایسی تائید بالکل مفید نہیں ہوتی۔ شرح النخبة میں ہے کہ:

ومتى توبع سيئى الحفظ بمعتبر كان يكون فوقه او مثله لادونه.[1]

''کمزور حافظہ والے راوی کی روایت کی متابعت اس راوی کو تقویت دے گی جو اس سے زیادہ معتبر یا کم از کم اس جیسا ہو۔ باقی کم والے کی نہیں۔''

ماشآء اللہ مرزا صاحب تو اپنے بیانوں کے مطابق کذاب، وضاع اور کافر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے مریدوں کو کیا کہا جائے؟ (جل جلالہ)

۵- اس روایت کے الفاظ میں تضاد ہے، کما مضى وكما سيأتي. اسے اضطراب فی المتن کہا جاتا ہے اور یہ بھی علتِ قادحہ ہے۔

۶- یہ روایت پیر سائیں موصوف کی اولاد میں سے کسی کو معلوم نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کی جماعت والوں میں سے کسی نے نقل کی ہے اور پیر سائیں موصوف کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہیں جو قاضی فتح محمد مرحوم نے جمع کیے ہیں، جس میں ان کی روایات اور نقول بھی درج ہیں جو ان کی اولاد اور جماعت کے خاص لوگوں نے ان سے سنے ہیں، مگر ان میں اس قسم کی کوئی روایت

---

[1] شرح النخبۃ: ۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ہیں۔ کما مرویاتی ایضاً۔ یہ تواتر اس روایت کی کھلی تکذیب کرتا ہے اور تواتر قوی خواہ کفار کا کیوں نہ ہو، مرزا صاحب اُسے واجب القبول قرار دیتے ہیں۔[1]

صحیح بخاری کے متعلق مرزا قادیانی کے فرمودات

۷- مرزا صاحب کے درجِ ذیل فرمودات پر غور کریں:

(أ) (بخاری کے متعلق) اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔[2]

(د) ''ایسی حدیث جو صحیح بخاری کے مخالف ہو، وہ لائقِ قبول نہیں ہوگی۔''[3]

(ط) (ایک حدیث کے جواب میں) ''یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔''[4]

نتیجہ

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک حدیث کی کتب میں سے زیادہ معتبر بخاری شریف ہے اور اس کے خلاف کوئی بھی حدیث قابلِ قبول نہیں ہے اور جو روایت اس میں مذکور نہیں وہ امام بخاری نے غیر معتبر جان کر پیش نہیں کی۔

بس! اس مرزائی معیار پر مندرجہ بالا روایت کو ہم پرکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ پیر صاحب موصوف کے اقوال اور حالات کے بارے میں سب سے زیادہ مضبوط اور معتبر کتاب قاضی صاحب کی جمع کردہ ملفوظات ہے۔ کیونکہ یہ روایت اس میں نہیں ہے اس لئے غیر مقبول ہے۔

---

۱ ازالہ اوہام: ۵۵۶ طبع اول، ۲۳۰ طبع ثانی

۲ مسیح موعود: ۴۱

۳ کشتی نوح بحوالہ دین الحق: ۱۲۴

۴ ازالہ اوہام: ۱/ ۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو: ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۸- پیر صاحب موصوف سے جو روایت ان کے بیٹے، صاحب اللواء الرابع نے اپنے مضمون میں نقل کی ہے، وہ اس روایت کے خلاف ہے اور یقیناً ان کے فرزند، اسماعیل آدم یا عبداللہ عرب یا عبداللطیف بلکہ تمام ناقلین سے زیادہ قابلِ وثوق اور تقویٰ میں زیادہ پرہیزگار ہیں اور ایسی روایات کو شاذ کہا جاتا ہے جو مردود اقسام میں شمار ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اوپر ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا راوی خود متکلم فیہ ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ روایت منکر کہی جائے گی جو شاذ سے بھی زیادہ ضعیف اور کمزور گردانی جائے گی۔ شاذ اور منکر روایت کے بارے میں شرح النخبة دیکھنا چاہیے۔[1]

۹- اہلِ روایت کے ہاں فاسق کی روایت مقبول نہیں۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ:

ثم الطعن یکرہ اشیاء...... او فقه بالفعل او القول مما لم یبلغ الکفر الخ[2]

"راوی میں جروح کے دس اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ راوی کے قول اور فعل میں ایسا فسق ظاہر ہو جو کفر تک نہ پہنچے۔"

آگے چل کر مردود روایات کی اقسام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

فمن فحش غلطه او کثرت غفلته او ظهر فسقه فحدیث منکر[3]

"جس راوی سے روایت کرنے میں فحش غلطیاں صادر ہوں یا زیادہ غلطیاں ہوئی ہوں یا اس سے کوئی فسق ظاہر ہو تو اس کی روایت منکر ہے۔"

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قولی خواہ فعلی دونوں قسم کے فسق سے آراستہ ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

---

[1] شرح نخبة الفکر: ۳۹

[2] شرح نخبة الفکر: ۶۸، ۶۹

[3] شرح النخبة الفکر: ۵۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا قولی فسق

مرزا کی دروغ گوئی کے بارے میں جو مثال ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں، اب وہ عبارت لکھنے پر مجبور ہیں:

"بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں دنیا میں جانداروں سے زیادہ پلید، خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں۔ اے مردار خور مولویو اور گندے روحو"[1]

اللہ رے ایسے حسن پر یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

حضرت عیسیٰ کے متعلق لکھتے ہیں:

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"[2]

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ نیکاں برد

مرزا صاحب کے فتاویٰ بھی ملاحظہ فرمائیے:

"الف - بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بد ذات ہے جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔"[3]

"د- اسلام میں کسی نبی کی بھی تحقیر کرنا کفر ہے۔"[4]

---

1. ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ: ۷
2. ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ: ۷
3. البلاغ المبین: ۱۹
4. چشمہ معرفت: ۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا فعلی فسق

مرزا صاحب نے یسوع مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا، وہ آپ نے سن لیا۔

مزید ملاحظہ فرمائیں:

''مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''[1]

پھر ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔''[2]

مرزائی دوستو!

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

خود مرزا صاحب بڑی ڈھٹائی کے ساتھ لکھتے ہیں کہ:

''مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا اور توارُدِ طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ گم شدہ ریاست میں مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوئی۔''[3]

مذکورہ بالا صفات کی روح جس میں آئے گی، اُس کے بارے میں مرزا

---

1. مکتوبات احمد: ۳/۲۳-۲۴
2. ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ: ۲۵
3. ضمیمہ انجام آتھم: ۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے حواری خود فیصلہ کریں۔

الغرض اس وجہ سے بھی مرزا صاحب کی روایت معتبر نہیں ہے۔

۱۰- حافظ سیوطی لکھتے ہیں کہ:

الا الکذب فی حدیث رسول اللہ ﷺ فلا تقبل روایة التائب ابدا وان حسنت طریقته.[۱]

''فاسق کی روایت توبہ کے بعد قبول ہے مگر جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں جھوٹ بولا ہو، اُس کی روایت کسی بھی حالت میں معتبر نہیں ہے خواہ اپنے فسق سے توبہ کرکے نیک سیرت بن جائے۔''

چونکہ مرزا صاحب کا حدیث نبوی کے بارے میں سفید جھوٹ ہم نقل کر آئے ہیں، اس لئے ان کے مرید ان کو کتنا بھی با اخلاق اور نیک سیرت ثابت کریں، مگر اُس کی روایت معتبر نہیں ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔

ناظرین! یہ تھی روایت جس کی سند کو مرزائی ''سلسلۃ الذہب'' سمجھ کر بغلیں بجانے لگے۔ جس کا حال ظاہر کیا گیا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرہ خون نہ نکلا

اصولِ درایت

اصولِ درایت کے مطابق درجِ ذیل قرائن قابلِ غور ہیں:

۱- پیر صاحب موصوف کا عقیدہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ وہ اس روایت کے مخالف ہیں، جس سے ظاہر ہے کہ یہ روایت سچی نہیں۔ بلکہ سودیشی نبی کی ایزاد بلکہ ایجاد کردہ ہے۔

۲- اس روایت کے متن میں بھی صراحتاً غلطی ہے، کیونکہ استخارہ کا جواب کشف

---

[۱] تدریب الراوی: ۱۰۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے بتلایا گیا ہے۔ حالانکہ استخارہ کا جواب کشف کے ذریعے نہیں ہوتا بلکہ اس کا جواب یہی ہے کہ تخفیف کے بعد جس بات پر دل کا پختہ یقین ہوجائے، جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ خود مرزا صاحب بھی استخارہ کے نتیجے کے بارے میں کشف نہیں بلکہ خواب بتاتے ہیں۔[1] اور پیر سائیں موصوف کی ملفوظات میں استخارہ کا جواب خواب کے ذریعے معلوم ہوتا ہے اور کشف کا ذکر ہی نہیں۔[2]

معلوم ہوا کہ واضع نے روایت وضع تو کرلی، لیکن وہ روایت وضع کرنا بھی نہیں جانتا۔

دروغ گورا حافظہ نباشد

۳- استخارہ کا لفظ خود روایت کے جھوٹے ہونے کے لئے بیّن دلیل ہے کیونکہ استخارہ اس معاملے کے بارے میں کیا جاتا ہے جو شرعاً محقق ہوتا ہے مثلاً سفر پر جانے یا نکاح کے لئے رشتہ کا انتخاب کرنا۔ باقی استخارہ کے ذریعے شرعی فتویٰ معلوم کرنا سراسر حماقت ہے اور جبکہ یہ مسئلہ ظاہر ہے اور پیر سائیں موصوف کے ہاں تحقیق شدہ تھا، جیسا کہ ان کے عقیدہ سے ظاہر ہے، پھر ایسے استخارہ کی کیا ضرورت تھی؟

قادیانی دوستو! مثلاً ایک شخص خدا ہونے کا دعویٰ کرے، کیا اس کے لئے کسی بزرگ کو اس بات کی اجازت ہے کہ استخارہ کرتا پھرے؟ حاشا وکلا۔

۴- پیر سائیں موصوف کشف کے قائل نہیں تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت پیر سائیں مکان دھنی (یعنی ان کے والد پیر سائیں محمد یاسین شاہ، صاحبِ اللواء الاول) کسی قبر کے پاس سے گزرے تو ایک فقیر نے کہا کہ قبلہ! اس قبر والے فقیر بڑے صاحبِ کشف وکرامات تھے۔ آپ نے

---

[1] فیصلہ آسمانی: ۱۴-۱۵

[2] ملفوظات پیر سائیں بیعت دھنی: ۱۶۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں یہ بیت کہا:

کشف کاني کرامت تيئي کفر جو نگو
مڙس انهي کي .مجون جو انهن تنهي کان پگو

ملفوظات میں ہے کہ آپ نے کہا کہ:

''کانہ آنکھ کشف کا اندھا ادراک ہے۔'' [1]

ان دونوں عبارتوں سے واشگاف الفاظ سے ثابت ہوا کہ پیر سائیں موصوف کشف کو بالکل اچھا نہیں سمجھتے تھے، تو پھر وہ کس طرح یہ دعویٰ کرتے کہ ہمیں کشف کے ذریعے مرزا کی صداقت معلوم ہوئی۔ جیسی جھوٹی نبوت ویسے ہی جھوٹے دلائل۔

''جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے''

ان کے فرزند پیر سائیں، صاحب اللواء الرابع نے کتاب ''ارشاد المریدین'' میں کشف اور الہام کی خوب تردید کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

''آج کل کے جاہل صوفیوں کی لا یعنی باتوں پر کان نہ دھر۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ علم حجاب ہے جو کشف سے حاصل ہوتا ہے۔'' [2]

آگے لکھتے ہیں کہ:

''دیکھو اس امت میں سب سے بہتر اور افضل صحابہ کرام ہیں۔ انہوں نے اجتہاد کیا اور اختلاف کے وقت قرآن وحدیث سے دلائل لیے اور کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ یہ حلال یا حرام ہے یا ایسی کوئی دوسری بات۔'' [3]

حضرت پیر سائیں روضہ دھنی سید محمد راشد شاہ علیہ الرحمۃ (جن کی طرف ہمارا راشدی خاندان منسوب ہے) سے مندرجہ بالا روایت نقل کی ہے کہ:

---

1. ملفوظات: ۳۱۳-۳۱۸
2. ارشاد المریدین: ۵۶
3. ارشاد المریدین: ۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کشف کفر کی شاخ ہے۔'' [1]

جس سے ثابت ہوا کہ کشف ہمارے اصلی اور قدیمی عقیدہ کے خلاف ہے۔

۵- پیر سائیں موصوف سے منقول ہے کہ جو چہرہ اس جہان سے جاتا ہے، وہ دوبارہ نہیں دیکھا جاتا۔ [2]

اس سے ظاہر ہے کہ پیر سائیں کے عقیدہ کے مطابق کشفی رنگ میں حضور ﷺ کی زیارت نہیں ہوتی۔ اس لئے یقیناً یہ روایت جعلی سمجھی جانی چاہئے۔

۶- پیر سائیں موصوف سے اس کے خلاف صحیح روایت مروی ہے جو ہمارے والد نے رسالہ ''توحید'' میں ان کے والد (صاحب اللواء الرابع) کے واسطے سے نقل کی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

''ہم نے قادیانی شخص مرزا غلام احمد کے لئے استخارہ کیا جس میں ہمیں سمجھایا گیا کہ اس مرزا کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے اور اس نے اسے سچا سمجھ کر قبول کیا ہے۔'' [3]

اس سے ظاہر ہے کہ یہ روایت، جعلی اور مرزا کی من گھڑت ہے۔ کیونکہ پیر سائیں موصوف کے عقیدہ سے سب سے زیادہ اُن کی اولاد ہی واقف ہوسکتی ہے۔

اعتراض

اگر کوئی مرزائی کہے کہ جب یہ مسئلہ پیر سائیں موصوف کے ہاں محقق تھا تو اس کے لئے بقول شما کیوں استخارہ کیا تھا۔

جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استخارہ اس لئے نہیں تھا کہ مرزا سچا ہے یا جھوٹا؟

---

[1] ارشاد المریدین: ۲۷

[2] ملفوظات پیر سائیں روضہ دھنی :۱۶

[3] رسالہ توحید :۳۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ یہ بات ان کے نزدیک ظاہر تھی۔ بلکہ استفسار اس بات پر تھا کہ باوجود ایسے جھوٹی دعواؤں کے اس دجال صفت کو اتنی مہلت کیوں ملی ہے؟ کیونکہ مرزا صاحب خود اقراری ہیں کہ:

''میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذّاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلّت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام و ہلاک ہوجاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔''[1]

اسی لئے پیر صاحب موصوف کو جوابی طور پر سمجھایا گیا کہ اس (مرزا) کی مہلت استہزاء (مذاق) پر مبنی ہے۔ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ[2]

۷- مرزا صاحب کا فرمان ہے کہ:

''ظاہر ہے کہ کسی سچار، عقلمند اور صاف دل انسانوں کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون اور ایسا ہی منافق ہو۔''[3]

اور ظاہر ہے کہ جو الہامی روایات پیر سائیں موصوف کی طرف منسوب ہیں، ان میں تناقض اور تخالف موجود ہے کما مرّ نیز ایک روایت میں مرزا صاحب کو حضور ﷺ کا نائب کہا گیا ہے اور دوسری میں صادق (اپنی دعویٰ میں سچا) کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ دعویٰ نمبر ۴ میں گذر چکا اور ان کا فیصلہ ہے کہ:

''خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا، بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنے وحی کا متبع ہوتا ہے۔''[4]

---

[1] اشتہار مرزا، ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء موسوم مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

[2] سورۃ البقرہ: ۱۵

[3] ست بچن ص: ۳۰-۳۱

[4] ازالہ اوہام: ۵۷۶ طبع اول، ص: ۲۳۸ طبع دوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو! ایمانداری سے بتایئے کہ یہ روایت سچی ہے؟ اگر سچی ہے تو پھر یہ تناقض کیوں؟ معاذ اللہ! پیر سائیں موصوف کا یہ حال تھا جو مرزا نے متخالف الاقوال کا لکھا ہے۔ حاشا و کلا۔ پھر ایسی روایت سے حجت لینا چہ معنیٰ دارد؟ بصورت دیگر اگر پیر سائیں موصوف واقعی سچے، عقلمند اور صاف دل انسان تھے، جیسا کہ رسالہ ''فیصلہ آسمانی'' کو بھی اعتراف ہے تو پھر یہ روایت یقیناً موضوع اور خود ساختہ کہی جائے گی۔

۸- جب واقعی ایسا کشف پیر سائیں موصوف کو ہوا تھا تو پھر ضرور مرزا صاحب کے پاس جاتے اور ان سے بیعت کرتے کیونکہ مرزا صاحب ''ازالہ اوہام'' میں ملہمین اور موعودین کی علامات نقل کرتے ہوئے علامت نمبر۷ میں لکھتے ہیں کہ:

''جو شخص اس کو دیکھ لے اس پر نار جہنم حرام کی جاتی ہے۔''

تھوڑا اور آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

''اب یہ عاجز بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اس بات کے اظہار میں کچھ مذائقہ نہیں دیکھتا ہے کہ خداوند کریم و رحیم نے محض فضل و کرم سے ان تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافر دیا ہے اور اس نا کارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا۔'' [1]

ان دونوں عبارات کے ملانے سے نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی زیارت جہنم کی آگ کو حرام کرتی ہے۔ پھر ان کی زیارت کے لئے کیوں نہیں گئے؟ اور نیز اوپر دعویٰ نمبر۲ سے ثابت ہوا کہ مرزا کی جماعت میں داخل ہونا صحابہ کی جماعت میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔ پھر ایسا شرف کیوں حاصل نہیں کیا؟ اس سے واضح ہے کہ نہ پیر صاحب کو ایسا کشف ہوا تھا اور نہ ہی الہام۔ بلکہ یہ تو محض مرزا قادیانی ہاتھوں تراشے ہوئے پتھر کے صنم ہیں۔

---

[1] ازالہ اوہام ص:۱۷۶، ۱۷۷ جلد دوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی اعتراض

فیصلہ آسمانی صفحہ ۷ میں لکھا ہے کہ، ''خود جانے کا ارادہ کیا لیکن حاجی عبداللہ عرب اور دوسرے دوستوں (جن کا نام ذکر نہیں) نے نامناسب سمجھا اس لئے نہیں گئے۔''

جواب: یہ اعتراض بالکل لغو ہے۔ کیونکہ صرف دوستوں کے روکنے کی وجہ سے ایسے بزرگ کے پاس جانے کا ارادہ موقوف کرنا جس کے دیکھنے سے دوزخ سے نجات حاصل ہو، پیر سائیں موصوف کی شان کے بالکل بعید ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت میں یوں بھی ہے کہ: ''وہ (مرزا) جیسا کہیں، ویسا کرو'' اور مرزا صاحب مندرجہ بالا عبارت میں ان کے پاس جانے اور ان کی زیارت کرنے کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ اس کے باوجود بھی نہ جانا دلالت کرتا ہے کہ اصل واقعہ خود ساختہ ہے۔ اس کے علاوہ اگرچہ امریکا جانا پسند نہیں کیا اور نہ کہ مرزا صاحب کے پاس۔

۹- اس روایت میں ایک راوی خلیفہ عبداللطیف بھی ہے، جس نے پیر سائیں موصوف کے حکم سے تفسیر ''مفتاح رشد اللہ'' چھپوائی جیسا کہ اس کے آخر میں ۲/ ۱۳۸۸ میں تصریح ہے اور اس تفسیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کے بارے میں صراحت موجود ہے، کما مر۔ اس سے ثابت ہوا کہ خلیفہ کا نام بھی زبانی جمع خرچ کرنے کے لیے لکھا گیا ہے اور ملفوظات صفحہ ۳۵ میں پیر سائیں موصوف سے ان کی بیعت منقول ہے جو مرزا صاحب کی امامت اور مہدیت کے خلاف تھی۔ آخر جھوٹے نبیوں کے لئے ایسی ہی روایات چاہئیں۔

۱۰- ایک الہام میں ہے کہ: ''در عشق ما دیوانہ است'' یعنی مرزا ہمارے عشق میں دیوانہ ہے اور اپنی دیوانگی کا مرزا کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

''مجھ کو دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔''[1]

---

[1] رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء: ۲/۱، اخبار بدر: ۲/۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۷ء ص:۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرماتے ہیں:

''دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوسرا سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔''[1]

خود مرزائیوں کو بھی اس کا اعتراف ہے، چنانچہ صاحب احمدیہ پاکٹ بک لکھتے ہیں کہ:

''حضرت مسیح موعود نے بیشک مراق کا لفظ اپنی نسبت بولا ہے۔''[2]

اور طب کی مشہور کتاب شرح الاسباب میں ہے کہ:

نوع من المالیخولیا یسمیٰ المراق[3]

''مالیخولیا (دیوانگی) کا ایک قسم مراق بھی ہے۔''

اور قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین لکھتے ہیں کہ:

''چونکہ مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔''[4]

مراق اور جنون والا نبی نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کی بات پر کوئی اعتبار ہے۔

مرزا صاحب حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''یہ بات بالکل جھوٹا منصوبہ ہے اور یا کسی مراقی عورت کا وہم''[5]

نیز ڈاکٹر شاہنواز مرزائی لکھتے ہیں کہ:

''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی

---

[1] اخبار الحکم: ۵/۴۰-۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء
[2] احمدیہ پاکٹ بک: ۴۹
[3] شرح الاسباب: ۱/۴۷
[4] بیاض حکیم نور الدین: ۱/۲۱۱
[5] حاشیہ کتاب البریۃ: ۲۳۸-۲۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔''[1]

مرزائی دوستو! اگر یہ روایت صحیح ہے تو مرزا صاحب کے دعوے غلط ہیں اور بصورت دیگر جھوٹی روایت سے حجت لینا آپ جیسے مجتہدین کا کام ہے۔

قادیانی کارکنو! کبھی کسی پیغمبر نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کے عشق میں دیوانہ ہوں یا کسی صحابی نے نبی کے عشق میں دیوانہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ بلکہ قرآن مجید پیغمبر سے صاف صاف مخاطب ہے کہ:

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ[2]

نیز اگر صحیح ہے تو بھی اس سے اتنا ہی ثابت ہوگا کہ مرزا صاحب کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو سچا عشق تھا، وہ دیوانگی کی نوبت تک پہنچ چکا تھا۔ پس لازم ہوگا کہ اس کی مسیحت کے یہ دعوے حالتِ جنون میں ہیں۔ اس لئے نامعقول کہلائیں گے، بلکہ اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ ایسا عشق بھی نہیں رکھنا چاہیے جو اس حد تک پہنچائے کہ انسان کفر کے فتویٰ کا مستحق ٹھہرے۔

فالحمدلله الذی عافانا مما ابتلاه به.

الحاصل یہ ہے وہ روایت جس پر مرزائیوں کو فخر اور ناز ہے۔ مگر ثابت ہوا کہ یہ روایت خواہ درایت افتراء بلکہ اختراع ہے۔

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

اس پر طرہ یہ کہ اگر بفرضِ محال ہم اس روایت کو صحیح سمجھیں تو بھی مرزائیوں کو درجِ ذیل وجوہ کی بنا پر کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

کشف و الہام شرعی حجت نہیں

۱۔ کشف اور الہام اہلِ اسلام کے اتفاق کے مطابق شرعی حجت نہیں، جب تک

---

[1] رسالہ ریویو اگست ۱۹۲۶ء

[2] سورۃ الطور: ۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو قرآن وحدیث سے تائید نہ ملے۔ اس کے بارے میں شرح عقائد نسفیہ کی عبارت نقل کر آئے ہیں۔ نیز منہاج الاعتدال لامام ابن تیمیہ اور مجلس الابرار وغیرہ کتب دیکھنی چاہئیں۔

خود مرزا صاحب فرماتے ہیں:

> ''اس پر علمائے اسلام صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کا اتفاق ہے کہ جو الہام و کشف رسول اللہ ﷺ کے طریق کے خلاف ہو وہ شیطانی الہام ہے۔'' [1]

اور ظاہر ہے کہ مرزائی دعوے کتاب و سنت کے خلاف ہیں، اس لئے یہ روایت اگر بزعم مرزائیت معتبر مان لی جائے تو بھی قابلِ حجت نہیں ہے۔

اصول فقہ کا قاعدہ

۲- یہ روایت والد صاحب کی نقل کردہ روایت کے برعکس ہے اور اصولِ فقہ کا مسئلہ مشہور ہے کہ:

اذا تعارضا تساقطا

''جب دو روایتوں میں تعارض اور تصادم ہو تو وہ دونوں بیکار ہیں۔''

اس لئے یہ روایت بیکار کہی جائے گی اور یہ بات صحیح ہے کہ ہم اپنے پیر صاحب موصوف کے ملفوظات اور دیگر کتب سے ان کے عقائد کے بارے میں ذکر کر کے آئے ہیں۔ **فتعین المصیر الیہ.**

۳- اصولِ فقہ کا مسئلہ ہے کہ کوئی بھی راوی اپنی روایت پر عمل نہ کرے یا اس کے خلاف فتویٰ دے تو یہ روایت منسوخ قرار دی جائے گی۔[2] اور یہ روایت پیر صاحب موصوف نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے اور اوپر ثابت کیا گیا کہ

---

[1] آئینہ کمالات :۲۱

[2] تلویح، نور الانوار وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر صاحب موصوف قولاً اور فعلاً اس روایت کے خلاف تھے، لہٰذا یہ روایت منسوخ مانی جائے گی اور قابلِ عمل نہیں رہے گی۔

۴۔ اگر خواب کشف وغیرہ حجت ہوں تو پھر علامہ عبدالحق غزنوی اور علامہ عبدالرحمٰن صاحب کے استخارہ کے جواب میں ان کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے، جیسا کہ خود مرزا صاحب نقل کرتے ہیں کہ:

"وہ شخص یعنی یہ عاجز جہنمی ہے اور ملحد ہے اور ایسا کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔"[1]

مرزائی دوستو! اس الہام کو بھی سچا مانو۔ کیا موافق الہام صحیح ہوگا اور مخالف غلط؟ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ.

۵۔ کشف اور الہام کے رنگ میں شیطان بھی دھوکا دیتا ہے جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی، جنہیں پیرانِ پیر، بادشاہ پیر کہا جاتا ہے، ان کو شیطان نے دھوکا دینے کی کوشش کی اور ایک نورانی شکل میں انہیں نظر آیا اور کہا کہ تیری عبادت مقبول ہوگئی اور تجھ سے تمام تکالیف ہٹا دی گئیں اور بعض حرام چیزیں بھی تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اب تو نماز سے بھی فارغ ہے۔ بزرگ صاحب فوراً سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے اور **لا حول ولا قوۃ** پڑھی تو وہ دفع ہوگیا۔

اس قصے کو مرزا صاحب نے بھی رسالہ ضرورت الامام میں نقل کیا ہے۔[2]

مرزائی دوستو! پیر صاحب کا اس کشف پر عمل نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے اسے شیطانی الہام سمجھا تھا۔

۶۔ الہام اور کشف ہمارے مسلمات میں سے نہیں ہے۔ **کما ذکرنا** اور مرزا صاحب کا صاف ارشاد ہے کہ:

---

۱ ازالۂ اوہام: ۱/ ۱۰۷

۲ رسالہ ضرورت الامام: ۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دلیل تو وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات ایسے بدیہی الثبوت ہوں جو فریقین کو ماننا پڑیں۔'' [1]

قادیانی کارکنو! اپنے پیرِ مغاں کی پیروی کرو اور آئندہ اس قسم کے دلائل مت پیش کیا کرو ورنہ ہم یہ شعر پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ:

نہیں وہ قول کے پکے ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

۷۔ پیر صاحب موصوف کا اس الہام پر عمل نہ کرنا اس پر دلیل ہے کہ ان کا مطلب یہ نہیں ہے جو مرزا اور اس کے امتیوں نے سمجھا ہے، کیونکہ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معانی نہیں سمجھ سکتا۔'' [2]

۸۔ بقول مرزا صاحب ملہم خود اپنے الہام کو سمجھنے میں غلطی بھی کر سکتا ہے چنانچہ ذیل میں ان کی عبارتیں پیش کی جاتی ہیں:

(ا) ''حضرت مسیح کا مکاشفہ کچھ بہت صاف نہیں تھا اور کئی پیشگوئیاں بسبب غلط فہمی کے پوری نہیں ہوسکتیں۔'' [3]

(د) ''حضرت موسیٰ نے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں اجتہادی طور پر غلطی کھائی ہے۔'' [4]

(ط) ''بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصلی حقیقت کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔'' [5]

---

[1] شحنۂ حق :۱۰۱

[2] اشتہار نمبر ۷ اگست ۱۸۸۷ء

[3] ازالہ اوہام: ۱۸/۲

[4] سبز اشتہار: ۵ حاشیہ

[5] ازالہ اوہام: ۱۶۷/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو! پھر غیر نبی میں تو غلطی کرنے کا بہت ہی گمان ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ جھوٹا نبی اور جھوٹی روایت اور جھوٹا الہام۔

بنے کیونکر جو ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

۹- الہام کا مشکوک ہونا مسلم ہے۔ جیسا کہ اوپر قرائن شاہد ہیں اور خود مراز صاحب فرماتے ہیں کہ:

''اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے، نہ ربانی۔''[1]

ثابت ہوا کہ یہ الہام شیطانی ہے۔

ع آنچ استاد، ازل گفت ہماں میگویم

اور خود مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''جس دل میں درحقیقت وحی تجلی کر فرماتا ہے اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔''[2]

قادیانی کارکنو! دعائیں کرو اور یہ شعر پڑھو:

پیر من خس است، اعتقاد من بس است

۱۰- الہام میں ایک قسم کا اظہار غیب ہے اور مرزا صاحب کا فرمان ہے کہ:

''اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو بتلاؤ کہ کس نام سے اس کو پکارا جاوے، اگر کہو کہ اس کا نام محدث ہی رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں تحدیث کی معنیٰ لغت کے کسی کتاب میں اظہارِ غیب نہیں مگر نبوت کی معنیٰ اظہارِ غیب ہے۔''[3]

اور پیر صاحب ممدوح نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ ان کی غلامی کی

---

[1] نزول المسیح: ۱۰۸-۱۰۹

[2] ایضاً: ۸۹

[3] اشتہار ایک غلطی کا ازالہ: ۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش کی جیسا کہ ان کے کلام سے بھی ظاہر ہے۔

ناظرین! مذکورہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے کہ یہ روایت کسی بھی طرح قابلِ حجت نہیں ہے۔

نام میرا سن کے مجنون کو جماہی آ گئی
بید مجنون دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگے

طرفہ تماشا

مرزائی دوستو! آپ کا مرزا صاحب میں اعتقاد یہ ہے کہ ان کی ہر بات کو سچی بات بنانے کی کوشش کرتے ہو۔ بقولِ شاعر:

ایں کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ شاشید گفت باران شد

الہام کے مرزائی معیار

اچھا تو سنو! تمہارے کعبہ وقبلہ مرزا صاحب نے الہام کے لئے چند معیار مقرر کیے ہیں۔ ان پر اس الہام کو پرکھتے ہیں، پھر دیکھتے ہیں کہ اس ناکام الہام کی حقیقت کیا رہتی ہے؟

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

معیارِ اول

یہ الہام جو حضور ﷺ سے منقول ہیں، وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا کیونکہ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

”مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کے درجہ پر جب تک انسان نہ پہنچے اس وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک اسے پیش گوئی کی قوت نہیں مل سکتی۔"[1]

اور مرزا صاحب کا اصول ہے کہ:

"خدا تعالیٰ کی کتاب اگر کسی امر کی تعلیم کرے تو اس کے دلائل بھی خود دے یعنی اپنی دعویٰ کے ثبوت میں خود ہی دلائل دے۔ مثلاً اگر خدا کی ہستی منوائے تو پھر اس کی ہستی کے دلائل بھی دے۔"[2]

مرزائی دوستو! انصاف سے کہو کہ اس الہام نے مرزا کی صداقت بتانے کے ساتھ اس کی دلیل بھی پیش کی ہے یا برعکس اس کے مرزائی دیوانگی کا داغ دیکھ کر ان کے تمام دعوے خاک میں ملا دیے؟ کیا اس جگہ ہمارا یہ شعر پڑھنا برمحل نہ ہوگا؟

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
حیف ہے وہ بھی تیرا چاہنے والا نکلا

معیار دوم

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

"اگر کوئی کتاب مدعی الہام کسی ایسے امر کی تعلیم کرے جس کے امتناع پر کھلے کھلے دلائل عقلیہ قائم ہیں تو وہ امر ہرگز درست نہیں ٹھہر سکتا بلکہ وہ کتاب ہی باطل یا محرف یا مبدل المعنیٰ کہلائے گی کہ جس میں کوئی ایسا خلاف عقل امر لکھا گیا ہے۔"[3]

اس الہامی روایت میں تناقض ہے۔ کما مر۔ اور اصول درایت ۷ میں ہم مرزا صاحب سے نقل کر آئے ہیں کہ:

---

[1] ملفوظات احمدیہ: ۲۱۶/۱ بحوالہ الحکم: ۹/۵ تقریر مرزا ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء

[2] مجدد کامل: ۱۱۰

[3] براہین احمدیہ، ص: ۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"باشعور (عقلمند) انسان کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ دیوانگی کا معاملہ بھی اس باب میں واضح ہے۔"

نیز مرزا جیسے مدعی (جس نے خدائیت وغیرہ کا دعویٰ بھی کیا ہے) کو صادق کہنا عقلاً محال ہے۔

مرزائی دوستو! یہ تمام باتیں عقل کے موافق ہیں؟

الٹی سمجھ کسی کو ہرگز خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

معیار سوم

مرزا صاحب کا فرمان ہے کہ:

"یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو۔" [1]

اور پیر صاحب ممدوح کی مادری زبان سندھی تھی اور الہامی زبان فارسی اور عربی تھی۔ جو ایک سندھی کی روایت نیابت ہے وہ بھی دراصل مولوی حسن علی بہادر کی کتاب "تائید حق" سے ترجمہ شدہ ہے، جیسا کہ "فیصلہ آسمانی" کے مصنف نے خود لکھا ہے۔ الحاصل اس معیار کے مطابق یہ الہام نا معقول ہے۔

خرد کا نام جنون رکھ دیا جنون کا خرد
جو چاہے اپنا حسن کرشمہ ساز کرے

ناظرین! آپ مرزا کے مریدوں کی خوش اعتقادیوں سے ہٹ کر، ان کی روایات کو پرکھیں گے تو آپ کو یہ شعر بالکل صحیح نظر آئے گا کہ:

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

---

[1] چشمہ معرفت ص:۱۰۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار چہارم

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''بیشک انسان کے دل میں دو قسم کے القاء ہوتے ہیں نیکی کا القاء اور بدی کا القاء'' [1]

مرزائی دوستو! مذکورہ بالا الہام القاء شر ہے یا القاء خیر! پہلی صورت میں الہام بطل اور دوسری صورت میں مرزا کی دیوانگی لازم آئی گی، جو ان کے دعواؤں کی بیخ کنی کے لئے کافی ہے۔ اس کے علاوہ ان کا نائب ہونا، اس کی نبوت کے خلاف ہے کہ ان کا اپنا قول ہے کہ نبی مطیع اور محکوم نہیں ہوتا۔ [2]

کما من ان کنت لا تدری فتلک مصیبة
وان کنت تدری فالمصیبة اعظم

معیار پنجم

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''ومن تقوه بکلمة لیس له اصل صحیح فی الشرع ملهماً کان او مجتهدا فیه الشیاطین متلاعبة.'' [3]

''یعنی جس نے کوئی ایسا کلمہ کہا جس کے لئے شرع میں کوئی صحیح اصل نہیں، پھر خواہ وہ صاحبِ الہام ہو یا مجتہد تو سمجھنا چاہئے کہ یہ اس کے ساتھ شیطانی کھیل ہے۔''

ناظرین! چونکہ مرزا کی تصدیق شرک اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناپاک عقیدہ کی تائید ہے۔ اس لئے بقول مرزا ایسا الہام تلاعب الشیطان کے باب سے کہا جائے گا۔

---

[1] چشمۂ معرفت: ۲۸۰

[2] ازالہ اوہام

[3] آئینہ کمالات: ۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار ششم

مرزا مذکورہ بالا عبارات کے بعد لکھتے ہیں کہ:

”وقد کشف علی انه صحیح وخالص ویوافق الشریعة لا ریب فیه ولا لبس ولا شک ولا شبه ...“[1]

”مجھے اپنے الہامات، مکاشفات اور پیشین گوئیوں کے بارے میں کشف ہوا ہے کہ یہ سب صحیح، خالص اور شریعت کے موافق ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کا دخل نہیں ہے۔“

مرزائی کارکنو! مرزا کی اس عبارت سے ثابت ہے کہ ملہم کے لئے اپنے الہاموں کی صداقت کے بارے میں کوئی جدا کشف اور الہام ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا روایت سے دلیل لینے سے پہلے پیر صاحب ممدوح سے کوئی ایسا کشف یا الہام ثابت کریں، جس میں انہیں باور کرایا گیا ہو کہ آپ کو جو الہامات اور مکاشفات ہو رہے ہیں، وہ سب برحق اور عین شریعت کے موافق ہیں۔ والا فلا.

گرز عشقت خبرے ہست بگو ای واعظ
ورنہ خاموش کہ این شور و فغان چیزے

معیار ہفتم

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

”مسیح کی وفات، عدم نزول اور مسیحیت کے الہامات کو میں نے دس سال تک ملتوی کر رکھا بلکہ رد کر دیا۔“[2]

یہ عبارت اپنے مطلب میں صاف ہے کہ صاحب الہام مجاز ہے کہ جس الہام کے بارے میں اسے تردد ہو، اسے بدلتا رہے۔ یہاں تک کہ اگر حق نہ سمجھے تو اسے

---

1. آئینہ کمالات :۲۱
2. حمامۃ البشریٰ :۸۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رد کر سکتا ہے۔ چونکہ پیر صاحب ممدوح نے تادمِ مرگ اس الہام پر عمل نہیں کیا، اس سے ثابت ہے کہ خود اسے غلط اور شیطانی سمجھ کر رد کر دیا۔

معیار ہشتم

پیر صاحب موصوف سے ایک اور بھی الہام نقل کیا گیا ہے کہ:

"آپ نے استخارہ کیا تو معلوم ہوا کہ انگلستان و امریکہ میں مرزا صاحب کے روحانی اثر کی بدولت اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے، ان کی دعا سے کام ٹھیک ہو جائیگا۔"[1]

اور خود قادیانی اخبار لکھتا ہے کہ:

"عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔"[2]

اس کے علاوہ ایک اور بھی استخارہ سچا نکلا، جیسا کہ "نقضِ اجمالی" میں گذرا۔

ناظرین! ثابت ہوا کہ یہ الہام بھی جھوٹا ہے کیونکہ بقولِ مرزا:

"جو ایک بات میں جھوٹا نکلے تو اس کی دوسری بات کا بھی اعتبار نہیں رہے گا۔"[3]

مرزائی دوستو! یہ جعلی الہام بھی صاف بتا رہا ہے کہ یہ سارا قصہ جعلی ہے۔ مگر ہم حیران ہیں کہ اس کے باوجود آپ پر مرزا صاحب کا بھوت سوار ہے۔

ساحری کرد دو چشم تو وگرنہ زین پیش
بود ہوشیار تر از تو دل دیوانہ من

معیار نہم

مرزا صاحب دونوں الہامات "نیک" اور "بد" کے قائل ہیں۔ کمامر. اور اس

1. فیصلہ آسمانی:۶
2. پیغام صلح، ۶ مارچ ۱۹۲۸ء
3. چشم معرفت:۲۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں ان کی یہ عبارتیں ملاحظہ فرمائیں:

(الف) مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"آپ کو تین مرتبہ شیطانی الہام ہوا۔"[1]

(ب) "سچے الہام بعض دفعہ کنجریوں، ڈوٹوں اور رنڈیوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔"[2]

(ج) "یہ مکالمہ الٰہی جو مجھ سے ہوتا ہے، یقینی ہے اگر میں ایک دم کیلئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔"[3]

نتیجہ

ظاہر ہے کہ بعض سچے الہامات بد سے بدتر انسان سے ظاہر ہو سکتے ہیں تو بعض جھوٹے الہامات افضل سے افضل انسان حتیٰ کہ نبی سے بھی صادر ہو سکتے ہیں۔ اس لئے علی الاطلاق کسی کا بھی الہام معتبر نہیں، جب تک ملہم کو اس کے الہام کے سچے ہونے کے بارے میں یقین نہ ہو۔

مرزائی دوستو! اس الہام سے دلیل لینے سے پہلے یہ ثابت کرو کہ پیر صاحب موصوف جن کو اپنے اس الہام کے سچے ہونے کے بارے میں یقین تھا۔

آئے ہیں میدان میں جلد آئیے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

اعتراض: مرزا کی طرف لکھے ہوئے خط میں یہ الفاظ ہیں کہ:

"پس میں نے سمجھ لیا کہ آپ حق پر ہیں۔ الخ"

جواب: اس عبارت سے دلیل لینا درست نہیں کیونکہ یہ عبارت ہمارے یہاں معتبر نہیں اور قانونِ مناظرہ کے مطابق "دلیل خصم کے مسلمات سے مرکب ہونی چاہیے۔" علاوہ

---

1. ضمیمہ انجام آتھم:۷
2. توضیح المرام:۷۱-۷۲
3. تجلیات الٰہیہ:۲۵-۲۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازیں ان کا عمل اور عقیدہ اس الہام کی تکذیب کرتا ہے۔ فاندفع ما کاد ان یرد.

معیار دہم

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''جو چیز محض قدرتِ کاملہ خدا سے ظہور پذیر ہو خواہ وہ چیز اس کی مخلوقات میں سے کوئی مخلوق ہو خواہ وہ اس کی پاک کتابوں میں سے کوئی کتاب ہو جو لفظ اور معنیٰ اس کے طرف سے صادر ہو اس کا اس صفت سے متصف ہونا ضروری ہے کہ کوئی مخلوق اس کے مثل بنانے پر قادر نہ ہو'' [1]

مرزائی دوستو! پہلے اس الہام کیلئے ایسا بے مثل اور معجز ہونا ثابت کرو، ورنہ اسے شیطانی سمجھو اور بصورت دیگر ہمیں درجِ ذیل شعر پڑھنا پڑے گا:

گر ہمیں مکتب است وین ملا
کار طفلان تمام خواہد شد

الحاصل! ان مرزائی مسلمات اور معیاروں میں سے ایک پر بھی یہ الہام پورا نہیں اترا۔ لہٰذا ہم افسوس کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہیں:

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم اس کو بیوفا کہتے

عکس القضیہ

مذکورہ بالا الہامات کو مختلف طریقوں سے روایت کیا گیا ہے۔ اگر اس کی صحت اور یقینی ہونے کو فرض کیا جائے تو بھی خصم کو حق حاصل ہے کہ اس سے مرزا صاحب کے کسی نہ کسی دعویٰ کے لئے استدلال ثابت کرے۔ ذیل میں ہم رسالہ ''فیصلہ آسمانی'' سے بالترتیب وہ روایات نقل کرتے ہیں اور طریقہ استدلال بھی پیش کرتے ہیں:

---

[1] براہین احمدیہ: ۴۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے رہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

روایت اوّل

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانے میں میرا نائب ہے۔

استدلال اوّل: مرزا نبوت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

طریقہ استدلال

۱۔ مشاہدہ سے ثابت ہے کہ کسی کا بھی نائب اس کا عین یا مثیل نہیں ہوتا۔

۲۔ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

۳۔ مرزا کے نزدیک نبی مطیع یا محکوم نہیں ہوتا۔

نتیجہ

ظاہر ہے کہ مرزا نبی نہیں ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: ''قیاس جدلی''۔[۱]

استدلال دوم: مرزا کی مسیحیت کا دعویٰ غلط ہے:

طریقہ استدلال

کسی کا بھی نائب اس سے کم وہ بیش نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب کو بھی اعتراف ہے کہ:

''ہم کب کہتے ہیں کہ مجدد اور محدث دنیا میں آکر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں۔''[۲]

۱۔ قیاس جدلی: وہ قیاس ہے جو مقدمات مشہورہ یا کسی فریق کے مانے ہوئے مقدمات سے بنا ہو۔ خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط جیسے ہندوؤں کا قول ہے کہ جاندار کا ذبح کرنا برا ہے اور ہر برا کام واجب الترک ہے۔ پس جاندار کا ذبح کرنا واجب الترک ہے۔

۲۔ مسیح موعود ص: ۲۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تواتر قطعی سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

نتیجہ

صاف ظاہر ہے کہ مرزا مسیح موعود نہیں ہے۔ یہ ہے ''قیاس برہانی''۔[1]

روایت دوم

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سچا ہے۔

استدلال: وفاتِ مسیح کا عقیدہ غلط ہے۔

طریقہ استدلال

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے ہیں۔

۲- مرزائی حدیث ہے کہ مثیل المسیح ہوں، نہ کہ عین مسیح۔[2]

۳- اہلِ اسلام عیسیٰ بن مریم کے نزول کے قائل ہیں۔

۴- مرزائی حدیث میں ہے کہ:

''اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔''[3]

نتیجہ

یہ نکلا کہ مرزا نے عیسیٰ بن مریم کی حیات اور نزول کا انکار بالکل نہیں کیا ہے۔

---

[1] قیاس برہانی: وہ قیاس ہے جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو، خواہ وہ مقدمات بدیہی ہوں یا نظری۔ جیسے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ہر اللہ کا رسول واجب اطاعت ہے۔ پس محمد ﷺ واجب الاطاعۃ ہیں۔

[2] ازالہ اوہام: ۱۹

[3] براہین احمدیہ: ۴۹۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے ''قیاس خطابی''۔[1]

روایت سوم

میں حضرت مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ میں سچا سمجھتا ہوں اور مجھے کشف ہوا ہے۔[2]

استدلال: مرزا صاحب کافر نبی ہے۔

طریقہ استدلال

۱- تواتر سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

۲- تواتر کے ساتھ اس سے مدعیٔ نبوت کی تکفیر بھی ثابت ہے۔

اور خود لکھتے ہیں:

''ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔''[3]

نتیجہ

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اپنی تکفیر کرنے میں سچے ہیں۔ یہ ''قیاس برہانی'' کی مثال ہے۔

روایت چہارم

از ما است[4]

استدلال اول: ''فیصلہ آسمانی'' کے مصنف نے اس کے معنیٰ یہ بیان کیے ہیں کہ ''ہماری طرف سے ہے۔'' اس سے مرزا کی مسیحیت و نبوت کے دونوں دعوے

---

[1] قیاس خطابی: وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو کہ اُن سے غالب گمان صحیح ہونے کا ہو۔ جیسے زراعت نفع کی شے ہے اور ہر نفع کی شے قابل اختیار کرنے کے ہے۔ پس زراعت قابل اختیار کرنے کے ہے۔

[2] براہین احمدیہ: ۹

[3] اشتہار ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء

[4] صفحہ: ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ثابت ہوئے۔

طریقہ استدلال: وہی ہے جو نائب کی بحث میں گذرا۔

استدلال دوم: یا معنیٰ یہ ہیں کہ مرزا ہماری امت میں سے ہیں۔ تب بھی اسی بحث کے مطابق ان کے دونوں دعوے غلط ثابت ہوئے۔

استدلال سوم: یا یہ معنیٰ ہیں کہ مرزا صاحب ہم نبیوں کے گروہ میں سے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ کاذب ہے۔

طریقہ استدلال

۱- یقیناً کسی بھی نبی نے مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

۲- اور مرزا نے دعویٰ کیا ہے۔

نتیجہ

ظاہر ہے کہ مرزا مسیحیت کے دعویٰ میں دیگر انبیاء کرام سے جداگانہ طریقہ اختیار کرنے کی وجہ سے جھوٹا ہے۔ یہ ''قیاس برہانی'' کی مثال ہے۔

استدلال چہارم: اسی معنیٰ کے مطابق مرزا جہنمی ہے۔

طریقہ استدلال

۱- نص قرآن ہے کہ:

وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيْ إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ [1]

''اللہ تعالیٰ کے مکرم بندوں (فرشتوں اور نبیوں) میں سے جو بھی خدا ہونے کا دعویٰ کرے گا تو اسے بدلے میں جہنم کی سزا دیں گے۔''

۲- مرزا نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جیسا کہ دعویٰ نمبر۷ میں گذرا۔

[1] سورۃ الانبیاء: ۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ

واضح ہے کہ مرزا ایسی حیثیت کا مجرم ہے کہ اس کی سزا جہنم ہی ہوسکتی ہے۔ یہ بھی قیاسِ برہانی کی مثال ہے۔

روایت پنجم

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہندوستان کے علماء نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''در عشق ما دیوانہ شدہ است''[1]

استدلال: مرزا صاحب کا کوئی دعویٰ قابل التفات نہیں۔

طریقہ استدلال

۱- مرزا صاحب کے دعوے، اس کی تکفیر کا سبب ہیں، جیسا کہ انہیں خود بھی اعتراف ہے۔

۲- مرزا صاحب کے دعووں کا سبب، ان کی دیوانگی ہے۔

نتیجہ

یہ نکلا کہ مرزا صاحب کا کوئی بھی دعویٰ بوجہ اس کے جنون کے قابل قبول نہیں ہے۔ یہ ''قیاس جدلی'' کی مثال ہے۔

استدلال دوم: مرزا کے تمام الہامات شیطانی ہیں۔

طریقہ استدلال

۱- قرآنی آیت مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ[2] کے مطابق نبی کی تعلیم میں جنون نہیں ہوتا۔

---

[1] ص: ۱۲ [2] سورۃ القلم: ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- مرزا کی تعلیم اس تعلیم کے برعکس ہے۔

نتیجہ

ظاہر ہے کہ مرزا کے الہامات خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ وساوسِ شیطانی ہیں۔ یہ "قیاس برہانی" ہے۔

استدلال سوم: مرزا کافر ہے۔

طریقہ استدلال

رسول اللہ ﷺ کا کسی بات پر سکوت اور خاموشی اختیار کرنا مرفوع حدیث کے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اور اسے "تقریری حدیث" کہا جاتا ہے۔ یہاں بھی آپ نے علماء کی تکفیر کا انکار نہیں فرمایا بلکہ تائید فرمائی، چنانچہ درجِ ذیل مقدمات ملاحظہ فرمائیں:

۱- مرزا کی علماء نے تکفیر کی ہے۔

۲- اس کے بارے میں حضور ﷺ کی تقریر بھی ثابت ہے۔

۳- بلکہ وجہ یہ بیان فرمائی کہ ہمارے عشق میں دیوانگی کی حد کو پہنچ چکا ہے، اس لئے اُس سے بعض ایسی باتیں صادر ہوئی ہیں جو اُس کی تکفیر کا باعث بنی ہیں۔ یہ "قیاس خطابی" کی مثال ہے۔

نتیجہ

ظاہر ہے کہ مرزا پر علماء نے جو کفر کا فتویٰ لگایا ہے، وہ صحیح اور دلیل کے ساتھ ہے۔

روایتِ ششم

میں نے دامن پکڑ کر کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اب تو ہندوستان کے علماء کے علاوہ علماء مصر، عرب، ایران نے بھی اُس پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس پر جوش میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ کر ارشاد فرمایا کہ: ''ھو صادق، ھو صادق، ھو صادق۔''[1]

استدلال: مرزا کافر ہے۔

طریقہ استدلال

مرزا نے دعویٰ کیا کہ مدعی نبوت کافر ہے۔ اور تواتر اور اہلِ اسلام کے اجماع سے بھی یہی بات ثابت ہے۔

۱- مرزا نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

۲- علماء اسلام بھی مرزا کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں۔

نتیجہ

بالکل واضح ہے کہ مرزا صاحب اپنے تکفیر کے دعویٰ میں سچے ہیں۔ یہ ''قیاس جدلی'' کی مثال ہے۔

فریقین کے استدلال کا خلاصہ

ناظرین! منطقی علماء کے نزدیک قیاس کی پانچ اقسام ہیں:

۱- برہانی ۲- جدلی ۳- خطابی ۴- شعری[2] ۵- سفسطی[3]۔

قسمِ اول یقینی ہے، قسمِ دوم اور سوم دوسرے درجے میں ہیں۔ آخری دونوں قسم تارِ عنکبوت سے بھی بدتر ہیں۔ ہمارا استدلال پہلی تین اقسام سے ہے اور مرزائیوں کا استدلال

---

[1] ص ۱۲-۱۳

[2] قیاس شعری: وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو، جن کا منشا خیال محض ہو خواہ واقع میں صادق ہوں یا کاذب جیسے زید چاند ہے اور ہر چاند روشن ہے۔ پس زید روشن ہے۔

[3] قیاس سفسطی: وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو محض وہمی اور جھوٹے ہیں، جیسے ہر موجود شے اشارہ کے قابل ہے اور جو اشارہ کے قابل ہے جسم والا ہے۔ پس ہر موجود جسم والا ہے یا جیسے گھوڑے کی تصویر کی نسبت کہیں یہ گھوڑا ہے اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے۔ پس یہ بھی ہنہنانے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری دو اقسام سے ہے اس کے بارے میں گفتگو ذیل میں کی جاتی ہے:

روایتِ اول تب قابلِ استدلال ہو جب یہ بات قطعی ہو کہ نائب کی ہر بات صحیح ہے۔ بلکہ اس میں خطا کا امکان رہتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب کی پیش کردہ حدیث ''ھٰذا خلیفۃ اللہ مھدی'' کے بارے میں بخاری کی طرف نسبت کے متعلق خود مرزا کے مرید مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

''بخاری کے حوالے کا ذکر صرف سبقتِ قلم ہے۔''[1]

اس طرح سے یہ قیاس سفسطی کہا جائے گا جو وہمیات اور مشبہات کا مرکب ہوتا ہے۔

ایک اور طریقہ

اگر مرزائی اعتقاد کے مطابق مرزا کو ہر عیب سے منزہ سمجھیں گے اور کہیں گے کہ:

اگر شہہ روز را گوید شب است این
بباید گفت کہ اینکہ ماہ و پروین

نیز مرزا کے خلیفہ اول حکیم نور الدین کا شعر بھی قابلِ داد ہے:

گر کسے آرد شکے در شان او آں کافر است
جائے او باشد جہنم بیشک و ریب و گمان

تو پھر یہ قیاس شعری کہا جائے گا جو محض شاعرانہ تخیلات سے مرکب ہوتا ہے۔

روایتِ چہارم بھی اسی باب سے ہے۔ کیونکہ ''فیصلہ آسمانی'' کے مصنف نے اس کے معنی کیے ہیں کہ'' ہماری طرف سے ہے''۔ نیز بھیجنے والے سے غلطی بھی ہوسکتی ہے۔ المجتھد قد یخطی ویصیب بھی مسلّم ہے۔

روایت دوم وسوم وششم سے استدلال تب صحیح ہوگا، جب اُس کے تمام دعوے سچے اور ایک قسم کے ہوں۔ ظاہر ہے کہ کہیں مرزا خدا بنتا ہے۔ کما مر۔ تو کہیں خدا کا عاجز

---

[1] تجلیات رحمانیہ: ۸۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ۔ اور کہیں نبی بنتا ہے تو کہیں دعوۂ نبوت سے انکار۔ کہیں ختم نبوت کی بین بجا رہا ہے اور کہیں عیسیٰ بن مریم بنتا ہے۔ کہیں ابنِ مریم تو کہیں مثیلِ مسیح۔ اس طرح اس کے دو متضاد دعوے ہیں۔ اب ہم مذکورہ روایات کے مطابق سب کو کس طرح سچا مانیں؟

مرزائی دوستو! کوشش کر کے سمجھاؤ کے دونوں متضاد دعوے کس طرح سچے ہو سکتے ہیں؟ صاف صاف کہو کہ مرزا کے کلام میں کتنا بھی تضاد ہو، لیکن وہ ہمارے لئے بسر وچشم ہے کیونکہ وہ صادق ہے۔

ناظرین! مرزائیوں کا اپنے رہبر کے متعلق یہ عقیدہ ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

الغرض! اُن کا یہ استدلال بھی شاعرانہ تخیّل پر مبنی ہے جیسا کہ حافظ شیرازی اپنے محبوب کی دشنام طرازی کی تعریف کرتے ہوئے یہ شعر کہتا ہے:

بدم گفتی وخور سندم جزاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

روایت پنجم سے استدلال صحیح تب ہو سکتا ہے جب دیوانگی سے مراد صرف محبت ہو حالانکہ مرزا صاحب درجِ ذیل شعر میں اپنا عقیدہ ذکر کرتے ہیں کہ:

شان احمد راکہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میان افتاد میم [1]

مرزائی دوستو! کیا کہتے ہو؟ یہ محبت ہے یا دیوانگی؟ سارا عقیدہ غلط۔ کیا حضور ﷺ کا فرمان بھول گئے کہ:

"لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ." [2]

---

[1] توضیح مرام: ۱۱

[2] صحیح بخاری کتاب الانبیاء (۳۴۴۵) مسند احمد: ۱/ ۲۳، ۲۴، ۴۷، ۵۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کی تعریف میں مبالغہ کیا ویسے تم لوگ میری تعریف میں مبالغہ مت کرنا۔ میں صرف اللہ کا بندہ ہوں پھر تم بھی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔''

ثابت ہوا کہ ایسے عقائد کی وجہ سے مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا گیا۔

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اور اس کی وجہ اعتدال سے نکل کر دیوانگی کے درجے پر پہنچنا تھا۔ اس لئے اُن کی تعلیم صحیح نہیں ہے۔

مرزائی دوستو! اور ہم بھی تمہیں معذور سمجھتے ہیں، چاہو تو یہ شعر پڑھو:

مجھے تو ہے منظور مجنون کی لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

الغرض یہ بھی قیاس شعری سمجھا جانا چاہئے۔

خلاصۃ المرام

یہ روایت اصول روایت خواہ درایت کے مطابق معتبر نہیں اور نہ ہی باعتبار مضمون اس میں **دلالتہ علی المطلوب** ہے۔ نہ ہی قادیانی معیار میں سے کسی ایک پر یہ الہام پورا آتا ہے اور اس سے استدلال کرنا **علماء منطقیین** کی صناعات خمسہ سے شعری اور سفسطی طریقہ پر ہے۔ اس کے برعکس مخالفین کا انسانی استدلال قدرے وزن رکھتا ہے۔ لہٰذا یہ شعر پڑھنا نہایت مناسب جانتے ہیں:

پائے استدلالیان چوبین بود
پائے چوبین سخت بے تمکین بود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری التماس

قادیانی کارکنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ناحق اپنے غلط عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں پر جھوٹے بہتان باندھ کر اپنے اعمال کو سیاہ اور تباہ مت کرو۔ وہ وقت قریب ہے جب حاکم لایزل کے ہاں فیصلہ ہوگا، پھر آپ کی وہی حالت ہوگی جو کسی شاعر نے کہی ہے:

عجب مزہ ہو محشر میں کہ ہم کریں شکوہ
تم منتوں سے کہو کہ چپ رہو خدا کے لئے

لیکن یاد رکھو! بہتان تراشی کا نشان تم نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو بھی بنایا ہے۔

سنو! تمہارے پیر و مرشد فرماتے ہیں کہ:

"انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگادی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودہویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔" [1]

مرزا کے حواریو! ایمانداری سے بتاؤ کہ کس کتاب میں اس کشف کا ذکر ہے؟ کسی ایک نبی کے بارے میں پیش کرو۔ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔ ورنہ وہ وقت یاد رکھو، جب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر دربارِ الٰہی میں اس افتراء کے بارے میں شکایت کریں گے اور ان کے پیچھے دوسرے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اس کی عدالت میں یہی دعویٰ دائر کریں گے۔ اس وقت آپ کا مرزا کس منہ سے جواب دے گا اور کونسا عذر پیش کرے گا؟

يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ [2]

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

---

[1] اربعین ص ۲۲-۲۳ [2] سورۃ المرسلات: ۳۵-۳۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

الخاتمہ

ناظرین! غلام احمد فرخ نے اپنے رسالہ ص ۱۶ میں ہمارے ہمعصر دوست ایڈیٹر عبرت کے شمارہ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۱ء میں ہمارے خاندان کے کسی فرد کے دیے ہوئے جواب کے بارے میں ان کی راء نقل کی ہے۔ اس پر انہوں نے جو تنقید کی ہے، اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں کیونکہ ہر مضمون نویس کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ ہمارے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ اُس نے اس روایت کو افتراء کہا ہے۔ باقی ہمیں ایڈیٹر موصوف کے ایک عذر پر تعجب کرنا پڑتا ہے کہ: ''ہمیں کبھی یاد نہیں پڑتا کہ اتنے برسوں کے بعد بھی جھنڈائی پیروں کی طرف سے اس کی تردید شائع ہوئی ہو۔ مگر......... قادیانیوں کی طرف سے جب اس راز کی خوب تشہیر کی گئی، تب ایک جھنڈائی بزرگ نے رسالہ توحید میں دو صفحات اس راز کو اوپر نیچے کرنے کے لئے پلٹے ہیں۔'' آگے لکھتے ہیں کہ صورتحال صاف بتا رہی ہے کہ قادیانی اپنے اس قول میں سچے ہیں اور پیر صاحب نے واقعی خطوط لکھے ہوں گے، ورنہ چالیس برس تک آخر کیوں تردید نہیں کی گئی؟

ناظرین! تعجب ہے کہ جنوری ۱۹۳۵ء میں حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کی طرف سے رسالۂ توحید میں جواب چھپ چکا ہے، لہٰذا اُسے راز قرار دینا ایڈیٹر موصوف کی دیانتداری سے صریحًا بعید تر ہے۔

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

ممکن ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو یہ مضمون نہ ملا ہو مگر کم از کم پیر صاحب موصوف کی اولاد موجود تھی، اُن سے تو پوچھ کر حقیقت حال معلوم کر سکتے تھے۔

یادم نمیکنی و از یادم نمیروی
عمرت دراز بادہ ای فراموشگار من

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ قادیانی نبوت اور مسیحیت نے سرزمینِ پنجاب میں جنم لیا۔ جب تک سندھ میں اس کا ظہور نہ ہو، اُس وقت تک کون اس افتراء پردازی سے واقف ہوگا؟ اور ہر کسی نے واقف ہونے کے بعد جواب دیا ہے۔ معلوم ہونے کے بعد ہم نے بھی تردید لکھی ہے، لہٰذا چالیس برس تک سکوت کا الزام ناواقفیت پر مبنی ہے اور ایڈیٹر موصوف کا اس الزام کو سچا سمجھنا لامحالہ باعثِ رنج ہے۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ستم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

بغیر تحقیق و تفتیش کے اس قدر عجلت کی اُن سے امید نہیں تھی۔

قتل عاشق معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب، ہمارے والد صاحب اور ہمارے بھائی صاحب اور میری طرف سے دیے گئے جوابات دیکھنے کے بعد اپنی پالیسی ظاہر کریں گے اور ہمیں یہ شعر پڑھنے کا موقعہ دیں گے:

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

وهذا آخر الكلام والحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وعلىٰ آله وصحبه اجمعين.

وانا العبد

ابو محمد بدیع الدین شاہ

الراشدی المحمدی السندھی عفی عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

106

مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری چند نئی مطبوعات

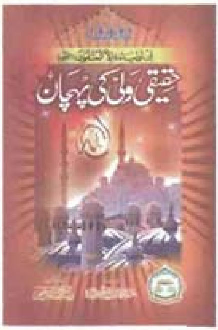

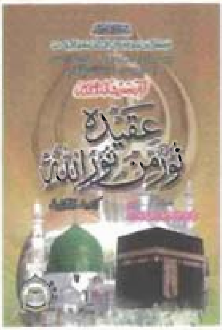

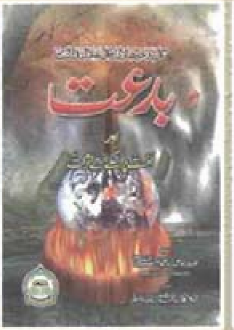

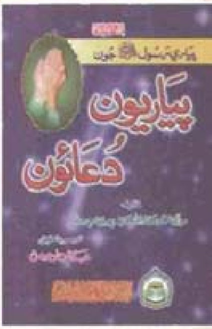

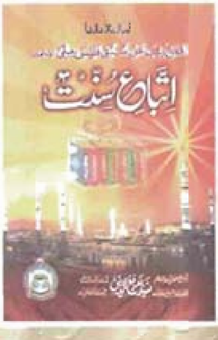

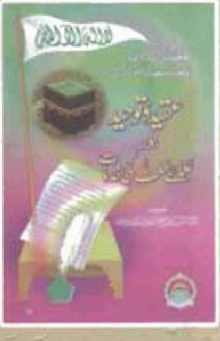

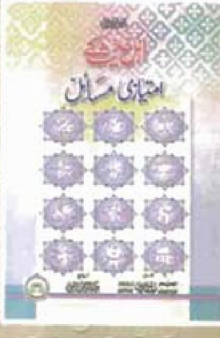

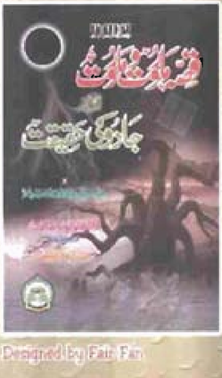

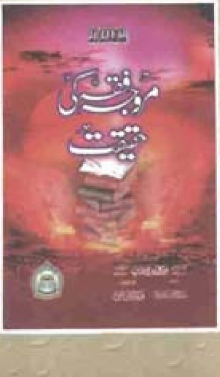

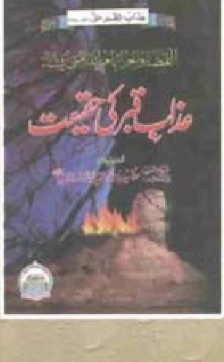

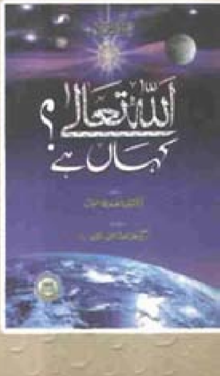

Designed by Fair Fan